رُجوعِ ہَمزاد

ز افادات : کاشش البرنی

رجوع ہمزاد

رجوعِ ہمزاد

ہمزاد کو تسخیر کرنے کے وہ تمام قدیم و جدید طریقے جو مجرب اور سہل الحصول
ہیں اور تجربہ کار درویشوں اور یوگیوں سے وقتاً فوقتاً حاصل کئے گئے ہیں۔

مصنفہ و مرتبہ

کاش البرنی

ماہر علم روحانیات و اشراقیات

اوراق پبلشرز — کراچی نمبر ۵

فہرست

○— پہلا باب

مقناطیسی شخصی ۵

○— دوسرا باب

اجتماعِ قوت ۱۲

○— تیسرا باب

یکسوئی ۱۶

○— چوتھا باب

اصلیت و حقیقت ہمزاد ۲۳

عملیات شروع ۴۳

۲۰۔ اعمالِ ہمزاد

کاش البرنی

حقِ طبع و تصرفاتیکہ دریں کتاب است بحق مصنّف محفوظ است

بار سوم	:	۱۹۸۰ء
بار چہارم	:	۱۹۹۵ء
تعداد	:	ایک ہزار
مطبوعہ	:	فضلی سنز لمیٹڈ ' اردو بازار کراچی
کتبہ	:	محمد اسلم
ناشر	:	کاش البرنی ' حارث عثمانی
پرنٹر پبلشر	:	اوراق پبلشرز ' کراچی نمبر ۵
قیمت	:	

پیشِ لفظ

ہر ماہ بیسیوں خطوط ہمزاد کے شائقین کے ملتے تھے۔ اور وہ اس بارے میں پوری واقفیت چاہتے تھے۔ میں نے اس عجیب و غریب طاقت کے متعلق مفصل لکھ دیا ہے۔ قدرت نے انسان کو جو روحانی طاقتیں دی ہیں۔ ان میں سے ایک ہمزاد ہے۔ "رجوع ہمزاد" مشتاقیاں کے لئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوگی۔ اپنے مطلب کے مطابق عمل انتخاب کریں ہمزاد کی حقیقت کو سمجھیں اور عمل کو حاصل کریں۔

ہمزاد کی طرح اور بھی مختلف روحانیات ہیں جن کو انسان قبضہ میں کر کے اُن سے مافوق الفطرت کام لے سکتا ہے۔ اُن کے متعلق علیحدہ کتاب حاضرات الارواح لکھی گئی ہے۔

کاشف البرنی

شخصی مقناطیسی

باب اوّل

انسان کی ہر ایک خواہش فی الفور کیسے پوری ہو سکتی ہے؟

سب سے پہلے آپ کی ان اندرونی طاقتوں کو بیان کیا جائے گا۔ جو ہمزاد مسمریزم ہپناٹزم۔ تسخیر اجنہ۔ فنافی الذات وغیرہ روحانیت میں سبق اول کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور جن کا جاننا بہت ضروری ہے۔ اور اگر ان پر عمل کریں۔ ان کو حاصل کریں۔ تو آپ ایک کامل انسان کہلائے جائیں گے۔ جو اپنی مرضی کے مطابق ہر کام کر سکتا اور کروا سکتا ہے۔

مقناطیس

شخصی مقناطیس کا بھی کشش ثقل سے تعلق ہے۔ دراصل یہ کشش ثقل ہی کا ایک نہایت لطیف اخراج ہے۔ جو آنکھوں سے دکھائی نہیں دے سکتا محسوس کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ناگزیر فطری تحریک ہے جس کے سلسلے میں کیا انسان کیا حیوان تمام مخلوقات جکڑی ہوئی ہے۔ یہ بھی اسی قسم کی ایک طاقت ہے۔ جیسے دوسری طاقتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً قوت برقی زبان و قلم سے اس قوت کی تصریح نہیں ہو سکتی ہے۔ اس کا اظہار حیطۂ بیان سے باہر ہے۔ مگر دنیا کا تمام کاروبار اس قوت کے زیر اثر ہر وقت جاری رہتا ہے۔ یہ طاقت تمام ذی روحوں میں یکساں طریق پر موجود ہے اور زندگی کے کسی شعبہ میں بھی کامیابی حاصل کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان اس قوت کی نشوونما کرے اس کے باقاعدہ استعمال کا طریقہ سیکھے چہرہ اور دماغ میں کشش کی طاقت ہوتی ہے اور کشش سے بہرہ اندوز ہو کر اس کو کام میں لینا آسان کام نہیں۔ دیگر علوم کی طرح شخصی

کشش بھی ایک جداگانہ علم ہے۔ اور اس کی باقاعدہ تعلیم ہونا چاہیئے۔

انسان میں مقناطیسی کشش کہاں سے آتی ہے۔ اس بات کا جواب حاصل کرنے کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں اس کا مخزن خود آپ ہی کی ذات میں موجود ہے اور جن وسائل سے یہ طاقت کام میں لائی جاتی ہے وہ بھی محض آپ کے ذاتی اختیار میں ہیں۔

دنیا میں اکثر ایسے افراد ہیں۔ جن کو ہمیشہ یہ دھن سمائی رہتی ہے کہ وہ ہمہ تن کامیاب ہو جائیں۔ یعنی ان کو ہر کام میں کامیابی نصیب ہو۔ جو سعی کریں جس کام میں ہاتھ لگائیں جس مقصد کی تکمیل کا بیڑا اٹھائیں سب میں تاج کامرانی انہیں کے سر رہے۔ اور ایسے اشخاص کی تعداد بھی کافی ہے۔ جن کو فی الواقعہ ہر مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ وہ کامیابی کا مجسمہ ہوتے ہیں۔ مگر ایسے اشخاص وہی ہوتے ہیں۔ جن کی قوت کشش عام انسانوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے اور جن کو اس طاقت کے استعمال کا مناسب طریقہ اور موقع معلوم ہو۔

شخصی کشش کی تربیت اور نشوونما کے لئے خود اعتمادی اور قوت ارادی کی حفاظت یہ دونوں نہایت ضروری شرائط ہیں جب انسان کا جسم تندرست و توانا اور دماغ یکسو ہوتا ہے تو لازمی طور پر اس میں شخصی مقناطیس عود کر آتی ہے۔ یہ ایک زندہ اور نمایاں طاقت ہے جو ہر وقت انسان کی ذات سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور اس میں دوسروں پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت بھی موجود ہوتی ہے آفتاب اور ستاروں سے بھی اس طاقت کا اظہار ہوتا ہے۔ درختوں اور پھولوں سے ایسی خوشبو اور مہک نکلتی ہے۔ جس سے بے ساختہ دل ان کی طرف مائل ہو جاتا ہے یہ انسان کو لبھا لیتی ہے۔ ہر ذی روح کی ذات سے ایسے اثرات برآمد ہوتے ہیں جو دوسروں کے دلوں میں سرایت کر کے ان پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ جاندار ہی نہیں۔ غیر ذی روح اشیاء پر بھی یہ اثرات یکساں طور پر کارگر ہوتے ہیں۔ کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے اس مخفیہ طاقت کا تربیت دینا از بس ضروری ہے۔

اصلی اور حقیقی زندگی

ہمیں امید ہے۔ کہ اب آپ یہ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ شخصی مقناطیس کی طاقت آپ کے اندر موجود ہے۔ اور یہ آپ کا ایک ضروری فرض ہے کہ آپ اس مخفی طاقت کو اس قدر تربیت دیں اور اس کی نشوونما میں اس قدر حصہ لیں کہ آپ کو واقعی اصلی معنوں میں زندگی بسر کرنے کا موقع ملے اور زندہ رہنا اور بات ہے اور حقیقی زندگی بسر کرنے کا شرف حاصل ہونا چاہیئے۔

خود اعتمادی کی ضرورت

اپنی ذات میں عقیدہ و اعتماد ہونا بالکل اس امر کے ہم معنی ہے کہ آپ کو ان طاقتوں میں جو کسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہے۔ جس شخص میں خود اعتمادی کا جوہر نہیں ہے اس میں شخصی مقناطیس کا موجود ہونا ایک ناممکن بات ہے۔ اگر آپ کو خود اپنی ذات پر اعتماد نہیں ہے تو دوسروں سے اس بات کی توقع رکھنا کہ وہ آپ پر بھروسہ رکھیں فضول ہے۔ پہلے معمولی اور چھوٹی چھوٹی بات سے شروع کر کے بتدریج زیادہ پیچیدہ اور اہم باتوں کو حاصل کیجئے اور ان پر قابو پا کر آپ کو ایسی خود اعتمادی حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا ایک مستقل اثر آپ کی تقریر، آپ کے افعال اور آپ کی شکل و صورت میں نمایاں ہونے لگے۔

خود اعتمادی کا وصف حاصل کرنے کے لئے شخصی تجاویز اور یقین و تہیّہ یہ دو نہایت زبردست ذرائع ہیں

باقاعدہ تنفس (سانس لینے) سے تجویز و تہیہ میں اثر پیدا ہونے لگتا ہے اگر قوت حیات جو کہ کرۂ ہوائی میں موجود ہے کی کافی مقدار باقاعدہ انفاس کے ذریعہ سے جسم میں داخل کی جائے تو منہ سے جو الفاظ نکلیں گے اور انسان کے باخبر دل میں

جو خفیہ اور خاموش تہیہ ہو گیا۔ اس میں ایک نہایت زبردست حرکت پیدا ہو جائے گی۔ جو ماتحت باخبری کی دنیا میں سرائت کر جائے گی۔ اور اس سے جس قسم کی حالت آپ پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ رونما ہونے لگے گی۔

پھیپھڑوں کی حرکت اور قلب یعنی من میں ایک گہرا تعلق ہے آپ کو اپنے جسم اور قلب میں ایک کامل مطابقت قائم کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیئے۔ ان دونوں کی متفقہ جدوجہد سے ایک مرکز کشش قائم ہو جاتا ہے اور اسی کو ہم مقناطیس شخصی کے نام سے موسوم کرتے ہیں

کامیابی سے اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کو چھوٹی اور بڑی دونوں قسم کی باتوں میں کامیابی حاصل کر کے خود اعتمادی کے جوہر کی نشوونما کرنا چاہیئے۔

خود اعتمادی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟

اپنی کوئی ایک عادت ایک خصلت ایک طریقہ عمل کو لے لیں۔ جس کے آپ زیادہ محبوس و پابند ہو گئے ہیں۔ اور پھر اپنی تمام قوت ارادی کو صرف کر کے اس عادت کو دور کرنے اور قطعاً مٹا ڈالنے کا عزم مصمم دل میں کر کے یہ ٹھان لیں کہ اس عادت کی طرف کبھی مائل نہ ہوں گے اور سمجھ لیں کہ اس سے بڑھ کر آپ کا کوئی دشمن نہیں ہے، جرات اور ہمت سے کام لے کر اس کا مقابلہ کریں۔ مگر ساتھ ہی ساتھ اپنے آپ کو ایسے حالات میں رکھیں کہ دل کو اس لہر کی عادت اختیار کرنے کی زبردست ترغیب ہوتی ہے۔

جب اپنے دل کے رجحان کو دور کرنے میں کامیابی ہو جائے گی تو آپ کو اس بات کا احساس ہو گا کہ مجھ میں روز بروز ایک طاقت پیدا ہو رہی ہے اس مشق سے تین فائدے ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ایک خراب عادت سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔

۲ آپ کو خود اعتمادی کی سپرٹ پیدا کرنے کے لئے اپنی بہادری دکھانے کا

موقع ملتا ہے۔

۳۔ آپ کی قوتِ ارادی بلا واسطہ مضبوط و مستحکم ہوجاتی ہے۔

صاف ہوا میں بجلی کی طاقت بھری ہوتی ہے اور جب ہم سانس کی اندرونی کشید سے اس کو اپنے جسم کے اندر لے جاتے ہیں تو اس سے اعصاب جسمانی میں ایک عجیب و غریب مقناطیسی اثر سرایت کرجاتا ہے۔ جس کا داخلہ کسی اور ذریعہ سے جسم میں نہیں ہوسکتا۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ آپ سانس لینے کا بہترین طریقہ سیکھیں اور اس سے اپنے پھیپھڑوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

بلادِ مشرق میں اس علم تنفس کو پرانا یام یعنی مشق ضبط انفاس کہتے ہیں اور شخصی مقناطیس کی طاقت حاصل کرنے کا یہ ایک نہایت اعلیٰ و زبردست طریقہ ہے۔

آپ ایک ایسی جگہ پسند کرلیں جو شور و شغب سے دور ہو۔ سناٹے کا عالم ہو۔ جہاں کوئی ذی روح آکر اس خاموشی میں خلل انداز نہ ہوسکے۔ پھر مشرق کی طرف رُخ کرکے سیدھے کھڑے ہوں۔ جسم کے کسی حصہ پر بھی کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالیں۔ معمولی طور پر ہوجائیں۔ اب آہستہ آہستہ اور سلسلہ وار نتھنوں کے ذریعہ سے اندر کی طرف لمبی سانس کھینچیں۔ جس سے پھیپھڑے بالکل بھرجائیں۔ اور سانس لیتے وقت آہستہ آہستہ اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے جائیں۔ جس سے آپ کو مشق کا وقت معلوم ہوتا جائے۔ جب پھیپھڑے ہوا سے بالکل بھرجائیں ناک کے سرے کی طرف ٹکٹکی جماکر دیکھیں۔ اور اپنے دل میں اس خیال کو استحکام کے ساتھ داخل ہونے دیں۔ کہ آپ کے اندر ایک نہایت زبردست شخصی مقناطیس سرایت کررہی ہے جس کی کشش کا تمام دُنیا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اس کے بعد اپنے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو آہستہ آہستہ نیچے کھینچ لیں۔ حتیٰ کہ وہ پاؤں کے انگوٹھوں سے چھوجائیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں نہ تو زانو جھکنے پائیں نہ سانس باہر نکلے۔ پھر دوبارہ اپنے ہاتھ اٹھاکر سر کی طرف لے جائیں۔ اور اس کے بعد پھر جب ان کو نیچے کی طرف اتاریں تو ساتھ ساتھ پھیپھڑوں سے ہوا بھی خارج کرتے جائیں مگر وقت کا خیال رہے۔ شروع شروع میں پورے عمل میں ایک منٹ سے زیادہ وقت نہ لگنا چاہیئے البتہ مشق کی جتنی جتنی طاقت بڑھتی اور عادت پڑتی جائے۔ آپ اس کی مدت میں اسی حساب

سے بیشی کرنے کا بھی اختیار ہے۔

اس مشق میں باقاعدگی ہونا چاہیئے۔ روزانہ بلاناغہ اس کی مداومت ہو تین مہینہ تک روزانہ صبح شام کے وقت یہ عمل جاری رکھیں۔ اس کے بعد پھر حسب ذیل مشق شروع کردیں جس سے آپ کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

ایک سنسان کمرے میں جاکر گوشہ نشین ہوں۔ بہ نظر احتیاط کمرے میں قفل لگا دیں کہ کوئی اس کے اندر نہ آسکے۔ آپ یہ خیال دل میں جمائیں کہ کمرہ وہ خلوت خانہ ہے۔ جہاں صرف خدا اور انسان کی ملاقات ہوسکتی ہے۔ اپنے سب کپڑے اتار لیں اپنے آپ کو قدرت کا شیر خوار بچہ تصور کریں، نتھنوں کے ذریعہ سے چھ مرتبہ گہری سانس لیں، مُنہ کے ذریعہ سے کبھی سانس نہ لیں۔ دماغ کو یکسو بنائیں۔ اس کے بعد جلدی سے ایک گوشے میں جائیں اور اپنے سر کے نیچے ایک تکیہ رکھدیں۔ پھر دونوں ٹانگیں اٹھاکر آہستہ آہستہ اوپر لے جائیں اور ایڑیاں دیوار سے لگا دیں۔ سر ہتھیلیوں پر ہو اور جسم کا توازن کہنیوں سے کریں۔ اور اس کے دوران میں اندر اور باہر دونوں طرف آہستہ سانس لیں۔ اس مشق کی بھی متواتر تین ماہ تک مداومت ہونا چاہیئے بعد ازاں حسب ذیل مشق کرنا مناسب ہے۔

ایک کمرے میں جاکر سب کپڑے اتار ڈالئے جس سے آپ کے جسم کی حرکت میں کسی قسم کا ہرج نہ واقع ہو۔ اس کے بعد ایک گہری سانس لیں جس سے پھیپھڑے بالکل بھرجائیں پھر سینہ پھیلائیں اور شکم اندر کی طرف کھینچیں، چند سیکنڈ کے بعد سینہ سکیڑ لیں پھر شکم پھیلا دیں اور سانس کو اندر قائم رکھیں۔ سانس اس طرح اندر رکے رہنے کی حالت میں آپ کو کم از کم پانچ مرتبہ علی التواتر سینہ پھیلانا اور شکم سکیڑنا چاہیئے۔ ایک ایک منٹ کا وقفہ دے کر کم از کم نصف گھنٹہ روزانہ اس مشق کو جاری رکھیں اس قسم کی اندرونی مشق سے ناف کنول SOLER PLEXUS کو بہت تقویت پہنچتی ہے۔ جو ایک زبردست مرکز مقناطیسی کشش کا ہے۔ یہ ایک بجلی کا بیٹری ہے۔ جس میں دوسروں پر اثر کرنے اور دوسروں کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

اس مشق کے دوران میں آپ کے دل میں مقناطیسی کشش کی نشو و نما کی خواہش

مضبوطی کے ساتھ قائم ہونا چاہیئے۔ جب ناف کنول میں اس طرح زندگی کی طاقت ترقی کرنے لگتی ہے۔ تو اس سے خیال کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں۔ جن کا آخر کار باخبری کی دنیا میں اثر ہوتا ہے۔ اور اس سے فوراً مطلوبہ حالت پیدا ہونے لگتی ہے یہ مشق بھی کمال اعتقاد کے ساتھ تین ماہ تک جاری رہنا چاہیئے۔

اس طرح فوائی تربیت کے آغاز کے ساتھ کامل نو ماہ تک آپ کی مشق کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اگر آپ سچے وفادار اور شوق کے ساتھ کام کرنے والے ہیں تو اس عرصہ میں بلا مزاحمت غیرے ایک زبردست مقناطیسی شخصیت پیدا ہو سکتی ہے۔ جس کی بدولت آپ تمام دنیا کو اپنی طرف کھینچ سکتے ہیں۔

طالبانِ علم تنفس نظرِ غور سے دیکھیئے ترقی کسی قسم کی بھی ہو اس میں مد و جزر کے عناصر بھی شامل رہتے ہیں۔ اور اگر مشق کرنے سے آپ کی شخصیت میں مقناطیسی کشش پیدا ہو گئی ہے تو یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ بس کمال پر ختم ہے یہ تو محض ایک قوس ہے مکمل دائرہ تو ابھی بنا ہی نہیں۔ فوٹو گرافی کی طرح اس فن میں بھی مخفی شخصیت کی نشو و نما کرنے کے بعد "استقرار" کا عمل کرنا پڑتا ہے۔ اس لیئے تقریباً ۱۵ منٹ تک سچے دل سے حسب ذیل مشق کرنا چاہیئے اس میں کامل استغراق پیدا کرنے کی کوشش لازمی ہے۔

ایک ایسے کشادہ میدان میں جایئے جہاں آپ کے سوا کوئی اور نہ ہو وہاں آپ اس طرح بیٹھئے کہ نشست میں کسی قسم کی بھی تکلیف نہ ہو مسلمان سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھیں اور ہندو آہستہ آہستہ مگر گہرے لہجہ میں ادم ہر ہر دیو شو شو ہم مہادیو ہر اوم کا جاپ کریں۔ یہ منتر سانس کے ساتھ ساتھ رہنا چاہیئے۔ اس کے بعد آپ فوراً ہشیاری کے ساتھ پاؤں کے بل کھڑے ہو جائیں اور اپنے سامنے ایک آئینہ رکھ کر اس میں اپنے عکس سے باتیں کیجئے جو کچھ آپ کہنا چاہتے ہوں کہیئے۔ خواہ وہ باتیں غیر معمولی ہوں خواہ معمولی۔ لیکن ہر جملہ سے پہلے خوب غور کر لینا چاہیئے اور اس کے بعد اس کو مضبوط مکمل اور پر اعتماد لہجہ میں ادا کرنا چاہیئے ہر ایک رکن لفظی کو بار بار دہرایئے اور اس کو خوب موثر بنایئے موثر حرکات جسمانی بھی کام میں لا سکتے ہیں گویا آپ واقعی ایک دوسرے شخص سے ہمکلام ہو رہے ہیں مقناطیس شخصی کی نشو و نما اور اس کے قیام و اقرار کے لئے یہ مشق نہایت شاندار اور مفید ہے۔

دوسرا باب

اجتماعِ قوّت

خواہش دل کی ایک لہر کا نام ہے جو سراپا قوت اور طاقت سے مملو ہوتی ہے بجلی کی لہروں کی طرح خواہش کی طاقت بھی مثبت و منفی اثرات کے ماتحت کام کرتی ہے خواہش کا انسان کے جسم میں مختلف صورتوں سے قیام ہوتا ہے اور جب انسان خواہش کو باہر کو نکلنے کا راستہ دے دیتا ہے تو اس کی طاقت درہم برہم ہو جاتی ہے۔ اس میں سے مقناطیس کم ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کو خواہش پر قابو حاصل کرنے اور اپنے جسم میں روک کر زندگی کی بہترین چیزوں کو اپنی طرف کھینچ لانے اور ان سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ معلوم ہے۔ تو اس میں شک نہیں کہ آپ کی رسائی اپنی ذات کے اندر ہی ایک سونے کی کان تک ہو جائے گی۔ قوت ارادی کو کام میں لانے سے آپ خواہش سے اس کی مقناطیسی طاقت نکال سکتے ہیں۔ اس لیئے مناسب ہے کہ آپ خواہشات کو بلند ترین مقاصد کے حصول کے لیئے دیوار حائل نہ سمجھیں۔ بلکہ اس بام کو ارفع تک پہنچنے کا ایک ذریعہ اور زینہ قرار دیں۔

بے انداز طاقت مقناطیس جمع کرنے کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ جب کبھی آپ کے دل میں کسی خواہش کی لہر پیدا ہو تو آپ اس کو زیر قابو کر لیں اور ہرگز پورا نہ کریں۔ اپنے ارادے کے اس باخبر استعمال سے آپ اس قوت کو ضائع ہونے سے روک سکیں گے اور آپ میں ایک ایسی حالت پیدا ہو جائے گی۔ جس سے آپ دنیا کو اپنی طرف کھینچ لا سکتے ہیں۔ آپ کو اخفائے راز سے کام لینا چاہیئے اور یہی کامیابی حاصل کرنے کا راز ہے یعنی

کسی شخص کو اس بات کی خبر نہ ہونا چاہیئے کہ آپ خواہشات کو دبا کر شخصی مقناطیس کی طاقت کو ترقی دے رہے ہیں۔ اخفائے راز بھی شخصی مقناطیس کا ایک جزو ہے جو باہر سے اور بھی زیادہ کھینچ لاتا ہے۔ جتنا ہی آپ کو اپنے دل کی حرکات پر قابو ہوگا۔ اتنی ہی آپ کی آرزوؤں میں ترقی ہوتی جائے گی اور جس قدر خواہشات پر قابو کرنے کی طاقت بڑھ جائے گی۔ اسی قدر اس طاقت کا خزانہ بھرپور ہو جائے گا۔ جو دل کی لہروں سے کھنچ کر آتی اور ہر وقت اس لئے تیار رہتی ہے کہ اس سے آپ کو اہم ترین مہمات کے سر کرنے میں مدد ملے۔

بعض اصحاب کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ احساس خواہش یا دل کی حرکات کی کسی حرکت کو دبانے سے ایک قسم کی سستی اور افسردگی کی حالت پیدا ہو کر خواہش کا ستیاناس ہو جاتا ہے معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے خواہش پر آپ جس قدر دباؤ ڈالیں گے۔ اسی قدر اس کا زور بڑھ جائے گا لیکن خواہشات کو روکنے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ قوتِ ارادی اور عزم مصمم کی مضبوط اور سنگین دیواروں سے آپ خواہشات کے دریا کی حد کرلیں ورنہ اگر کہیں اسمیں طغیانی آگئی تو قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔

فرض کیجیئے کہ آج شام کو تھیٹر میں ایک نیا تماشا ہے۔ اور آپ کو مژدہ سنانے کے لئے راستہ میں ایک دوست جس کا مکان آپ کے مکان سے تین چار میل کے فاصلہ پر ہے شوق سے آپ کی جانب بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے اس سے آپ کی مٹھ بھیڑ ہوتی ہے اور وہ جذبۂ شوق سے متاثر ہو کر آپ کو تھیٹر میں اپنے ساتھ لے چلنے کے لئے اصرار کرتا ہے اس کی حالت پر غور کیجیئے محض تھیٹر میں لے جانے کی خواہش نے اس کو اس قدر گھبراہٹ اور تیزی کیساتھ اتنا فاصلہ طے کرنے پر آمادہ کر دیا۔ دیکھئے اس خواہش میں کتنی زبردست طاقت مخفی ہے اس کو غور کر کے اپنے صحیفہ حافظہ میں یہ راز قلمبند کر لیجئے۔ کہ آپ کو اسی قسم کی خیالی طاقت کی ضرورت ہے۔ اس لئے نہایت دانشمندی کے ساتھ تمام خواہشات کی مخفی طاقت کو حفاظت سے جمع کر رکھئے۔ جس سے زندگی میں اطمینان اور کامیابی حاصل ہو۔

آپ کو یہ بھی اچھی طرح یاد رہنا چاہیئے کہ دنیا کا قاعدہ ہے کہ وہ ہمیشہ خاموشی کے ساتھ

کام کرنے والی طاقت کے سامنے سر جھکاتی ہے۔ اور صرف ان اشخاص کی قدر و منزلت کرتی ہے جن کے سمجھنے کی اس میں صلاحیت نہیں ہوتی دریا گہرا ہوتا ہے مگر خاموشی اور متانت خیز پھر بھلا مجسم مقناطیس انسان کے خیالات کی گہرائیوں میں قدم رکھنے کی کس میں طاقت ہے۔ وہ ایک پُراسرار ہستی ہے۔ آپ اس کے عمیق خیالات کا اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔ وہ آپ کو اس بات کا موقع ہی نہ دے گا۔ اس لئے اگر آپ کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پردہ اسرار میں رہنے والی ہستی بن جائیں۔ اس میں نام و نمود حاصل ہونے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے یہ یاد رکھئے کہ لوگ ہمیشہ صرف اسی شخص کی عزت و توقیر کرتے ہیں جس کے کارناموں کے سمجھنے کی ان میں قابلیت نہیں ہوتی۔ لیکن با ایں ہمہ انسان کے دل میں نام و نمود کی خواہش اس قدر زبردست ہوتی ہے کہ آج تک کوئی فلسفیانہ نصیحت اس کو بیخ و بن سے پامال کرنے میں کارگر نہیں ہوتی۔ جس وقت آپ مندرجہ ذیل بیان کے معنے و مطلب پر خاموشی کے ساتھ ارادتاً غور و خوض کریں گے۔ تو نفس کشی اور ترک انانیت کے معنی آپ پر خود بخود روشن ہو جائیں گے۔

جب کوئی شخص خاص طور پر کسی فن۔ علم یا کسی فلسفہ میں ماہر ہو جاتا ہے۔ تو قدرتاً اپنے کمالات پر ناز کرنے لگتا ہے۔ بعض مرتبہ اس کا غرور اس کو اپنے ہنر کی نمائش کر کے دوست و ارباب سے خراج ستائش حاصل کرنے پر مائل کر دیتا ہے۔ اس طرح تحسین و تعریف حاصل کرنے کی خواہش پورے طور سے ظاہر کی جاتی ہے تو اس کی طاقت زائل و مفنی ہو جاتی ہے

ذرا اس معاملہ پر اور بھی تشریح کرنے کی ضرورت ہے ہر ایک خواہش یا تحریک دل کی ایک حرکت ہے یہ ایک مقناطیسی قوت ہے خواہ مثبت ہو یا منفی اور اگر ہم اس کو اپنے قابو میں رکھ کر ادھر اُدھر جانے سے نہ روکیں گے تو یہ خارجی دُنیا میں اپنے مخالف سے متحد ہونے کے لئے بے قرار رہے گی۔

ترغیبات کی طاقت بھی نہایت زبردست ہے۔ گویا لطیف ہوتی ہے۔ ان ترغیبات سے احتراز نہ کر سکنا آپ کے لئے فخر کی بات نہیں ہے۔ آپ کی شان اس میں ہے کہ ان پر قابو حاصل کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کی رازداری اور تسخیر خواہش کی قدر منزلت معلوم ہوگئی ہے

اپنے ذاتی اوصاف و کمالات پر پردہ ڈالنے سے کیا مفید نتیجہ حاصل ہوتا ہے۔ آپ اس سے بھی باخبر ہوگئے ہیں۔ اس لئے آپ کے لئے یہ نسبتاً آسان ہے کہ ان ترغیبات کو زیر قابو کریں۔ اور خاموشی اور متانت سے ان کی ضائع ہونے والی طاقت کو محفوظ کر کے اس سے اپنی شخصی مقناطیس کے خزانہ میں اضافہ کریں۔ جب کبھی دل میں خواہشات کا زور ہو جب کبھی حرص و طمع کا غلبہ ہو۔ جب کبھی دنیوی لذتوں میں مبتلا ہونے کے لئے دل میں رغبت پائی جائے فوراً خاموشی کے ساتھ برابر چھ مرتبہ سانس لیجئے۔ اور دل میں اس طریقے سے ایسے خیالات اور تجاویز کو بے تار خبر کی طرح دوڑائیں کہ اس خواہش میں جو قوت مخفی ہے وہ آپ کے حسب ارادہ کام آئے جس طرح آپ چاہیں اس کو استعمال کر سکیں۔ اس کے بعد خیالات اور تجاویز وں کو مستحکم کر دیں ایسا کرنے سے فوراً آپ ترغیبات سے بالاتر رہیں گے۔ آپ کا دامن ان کی گرد سے میلا نہ ہونے پائے گا۔

طاقت واحد اور عالمگیر ہے اس کے اظہار کی صورتیں مختلف ہیں اس لئے زیادہ طاقت محفوظ و مجتمع کرنے کے لئے آپ کو بڑی خواہشیں بڑے ارمان اور بڑے ارادے پیدا کرنے چاہئیں۔ لیکن وہ کسی پر ظاہر نہ ہوں اپنے دوستوں اور ملاقاتیوں کی خواہشات و اعراض کا خیال رکھئے لیکن خیال رہے کہ ترغیبات آپ پر غالب نہ آنے پائیں۔ ہر گز ان کی خواہشات اور تحریکات کی تعمیل نہ کیجئے۔ کبھی ان طاقتوں سے زیر نہ ہوں بلکہ تجاویز کے ذریعہ سے ان کو اپنی شخصی مقناطیس کے خزانہ میں منتقل کر لیجئے۔

جب آپ اپنے دل کی طاقتوں کو یوں محفوظ و مرکوز کریں تو آپ کی قوت ارادی بھی دوسری طرف بڑھتی جائے گی اور قوت ارادی کی ترقی سے آپ کے جوہر خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ کسی مشکل اور اہم منزل کو طے کرنے سے ارادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور انسان میں خود اعتمادی زیادہ بڑھ جاتی ہے یاد رکھئے کہ جتنی مرتبہ آپ کو اپنی جد و جہد میں کامیابی حاصل ہوگی۔ اتنی ہی مرتبہ اس بات کا خیال آپ کو ارادہ کی کوشش سے کچھ نہ کچھ حاصل ہوتا ہے۔ آپ کے حق میں مفید ہوگا کیونکہ اس سے طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور آپ کی ذات میں آپ کے شعائر میں یہ ظاہر ہو کر رہے گا۔ خواہ آپ کو اس کا احساس ہو یا نہ ہو۔

تیسرا باب

یکسوئی

لفظ یکسوئی میں ایک جادو بھرا ہوا ہے، یاد رکھئے کہ یہ کوئی خاص بات نہیں صرف کسی چیز پر توجہ کا اس طرح مجمع ہو جانا کہ دوسری چیز کا خیال بھی نہ آ سکے اس کو یکسوئی کہتے ہیں آپ کو اپنی پوری قلبی طاقت ایک جگہ پر منعکس کرنا چاہیئے۔ کسی ایک خاص چیز پر اپنی توجہ مرکوز کیجئے۔ اور اس عمل کو بڑھاتے جائیں یہ ایک قلبی مشق ہے جو متواتر اور سلسلہ وار خیال کے ذریعہ سے کی جاتی ہے اس لئے یکسوئی کے معنی ہیں کسی چیز پر غیر منقسم توجہ کے ساتھ دھیان دینا۔

توجہ کے بھی دو پہلو ہوتے ہیں۔ ارادی اور غیر ارادی توجہ سے کمزور طبیعت انسان کام لیتا ہے جو دنیا کی عارضی نمائشیں دیکھ کر اُن سے مسحور ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہزاروں قسم کی پریشانیاں دل میں گھر کر لیتی ہیں۔

ارادی توجہ ارادہ کے ذریعہ سے کی جاتی ہے ارادہ دل کی طاقتوں کو ایک خاص چیز پر خواہ وہ دلکش ہے یا نہیں توجہ مبذول کرنے کے لئے مجبور اور آمادہ کر دیتا ہے ارادی توجہ صرف ایک چیز کی طرف کی جاتی ہے لیکن غیر ارادی توجہ کو خارجی اشیاء اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں

اگر یکسوئی حاصل کرنے کا شوق ہو تو ارادی توجہ کی مشق کیجئے تربیت یافتہ ارادہ کے زیر حکم اپنے دل کی اندرونی طاقتوں کو یکجا کر کے کسی ایک شئے پر ایک مدت معینہ تک غور کیجئے۔ اس کا نام ہے یکسوئی لیکن پایۂ تکمیل تک پہنچ جانے سے قبل ان کا زبردستی اظہار کرنے سے اس مقصد کو نقصان پہنچ جائے گا۔ جو آپ کے پیش نظر ہے یہی نہیں بلکہ بعض اوقات یہی جان لیوا ثابت ہوتا ہے اس لئے بہت احتیاط سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ہر قسم کے خطرات و نقصانات سے محفوظ رہ کر یکسوئی حاصل کرنے کا آسان طریقہ ہے کہ اسی چیز کا تصور کیا جائے جس کا دل کو عشق ہو۔ اس بات کی بھی دل کو سخت ضرورت ہے کہ آپ اپنے خیال کی لہر کو یکسوئی کے چشمے میں تیزی کے ساتھ رواں کرنے کے لئے اپنے ارادہ محرک کو بھی کام میں لائیں۔ کیونکہ بغیر ارادہ کے تواتر عمل قائم نہیں رہ سکتا۔

خیال ایک محرک طاقت ہے جس کے اثرات میں بڑی زبردست کشش ہوتی ہے اس میں اتنی طاقت ہے کہ یہ اپنی لہر کو پھینک کر اپنے مقصود کو اس کی زنجیروں میں جکڑ لیتی اور اس کو مخفی و عالمگیر دنیائے معقولات سے نکال کر دنیائے منقولات میں لے آتی ہے یعنی پردہ اخفا سے نکال کر عالم ظاہر میں لا کھڑا کر دیتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اس لاابتدا و لاانتہا ہستی میں یکسوئی کا ایک مرکز مقرر کرتا ہے۔ جو عالم امکان میں ذرہ ذرہ میں جلوہ نما ہے جس کے وجود پر اس کارگاہِ ہستی کی بنیاد ہے اور جو بلا یقین زمین و زمان میں حاضر و ناظر ہے۔ انسان کے وسیلہ سے رضائے ایزدی کا اظہار ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اس کو وحی یا الہام کہتے ہیں۔

پس ارادہ انسان و خدا کے درمیان ایک زنجیر ہے۔ جو دونوں کو آپس میں ملاتی ہے یہ ارادہ واحد الوجود اور عالمگیر ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ارتقاء اور شائستگی کی صفات متعدد اور بکثرت ہوتی ہیں۔ اور مشغل و مزاولت باقاعدہ نشو و نما دانستہ نیز آزادانہ تربیت سے ارادہ انسانی کی مخفی طاقتوں کا انکشاف ہوتا ہے جن کو ہر صاحب ریاض نہایت ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ استعمال میں لاتا ہے۔

قلب انسانی کا اعلیٰ ترین جوہر ارادہ ہے۔ اور ارادہ کی طاقتوں کے ذریعہ سے انسان کو قرب یزدانی نصیب ہوتا ہے یا یوں کہیئے کہ اس کو وحدانیت یا یزدانیت کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے یہ طریقہ صرف یہی ہے کہ ارادہ یزدانی کا اظہار انسان کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے یا ترک انانیت کی اصلاح میں بالفاظ حضرت عیسیٰؑ یوں کہا جائے کہ "خداوند جو کچھ تیری مرضی ہے وہ ہوگا۔"

جس کے لئے ہمارے ملک میں بھی "ہر اچھا" کی ضرب المثل مشہور ہے لہٰذا یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا ارادہ اس قدر عجیب و غریب اور بیش قیمت شے ہے۔ اور اس کی مخفی طاقتوں میں نشو و نما ہی دنیا میں وجود انسانی کا خواب اور مقصد ہے خواہش کے بغیر ارادہ غیر متحرک رہتا ہے۔ خواہش

دل کی قوت ارادی کو ابھار حرکت دیتی ہے اور ارادہ نیز اس کی طاقتوں کا مقام باخبری کی حفاظت اسی قلب باخبر سے ہوتی ہے اور ماتحت باخبری کا جوہر یا اس کا کام حقیقت اور الہام کا احساس کرنا ہے اپنی مصیبتیں یا راحتیں خود پیدا کرتے ہیں آپ کے قلب اور ارادہ کے اتصال سے یہ چیزیں معرض ظہور میں آتی ہیں۔ آپ بار بار اپنی تجویزوں اور اقراروں کے وسیلے سے اپنے خیالات کی منشا اور ان کی نوعیت خبر ماتحت باخبری میں پہنچاتے ہیں۔ جہاں سے اس کی اطلاع ارادہ کو ہوتی ہے۔ اور اسی ارادہ کی لہریں آپ کے قلب آگاہ کی تحریکات کے متصل ہو کر وہ حالت پیدا کر دیتی ہیں جن کا اظہار ان تجویزوں اور اقراروں میں کیا گیا تھا۔

ارادہ کے تین درجے ہوتے ہیں

خواہش اختیار اور فیصلہ

خواہش

یہ ارادہ کی ہر حرکت میں شامل ہے۔ پہلے خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد ارادہ متحرک ہوتا ہے۔

اختیار

جس بات کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس کو فوراً کرنے کے لئے تیار ہو جانا اس کو ارادہ عمل کہتے ہیں۔

ارادہ فیصلہ

اس کا کام اس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ خواہش کا جو کچھ مطالبہ ہے وہ پورا کیا جائے یا نہیں ہم کو فلاں چیز کے حصول کے لئے آمادہ ہونا چاہیئے یا نہیں اور اگر اس کا حصول ہی طے پائے تو اس طریقہ اس کا وقت اور اس کے عمل کا فیصلہ کرنا یاد رکھیئے کہ خواہش احساس ہے اور احساس عشق ہے اور عشق زندگی ہے۔

یکسوئی کے لیئے عشق ۔ ارادہ توجہ اور شوق یہ چیزیں لوازمات سے ہیں ۔ خواہش پیشگوئی کرتی ہے ۔ اور وجود اس کے عشق میں ہوتا ہے ۔ ارادہ کو سہارا خواہش سے ہے ۔ اور توجہ کا دارومدار شوق وہ مرکز ہے جہاں سے انسان کے دل میں خیال پیدا ہوتے ہیں ۔ یہ خیال پھر الفاظ کا جامہ پہنتے ہیں ، اور لبادہ عمل کی صورت میں منتقل ہو جاتے ہیں ہر روح میں یہی سلسلہ قائم ہے ۔ اس لیئے کوئی معیار ایسا مقرر کر لیجئے جس سے آپ کو قدرتی طور پر محبت ہو ۔ لا انتہا شوق کے ساتھ اس پر اپنی تمام توجہ منعطف کیجئے یاد رکھئے کہ یکسوئی عشق توجہ اور شوق ان تینوں کے عمل سے پیدا ہوتی ہے جو کسی خاص مقصد کی طرف مائل ہوتے ہیں مجموعی عمل مقصد و مطلوب کے حاصل کرنے کے لیئے اپنی ذاتی طاقتوں میں اعتقاد سے سرسبز ہوتا ہے جس کے ساتھ یہ شوق صادق اور ارادہ مستحکم بھی شامل ہوتا ہے کہ شئے مطلوبہ کسی نہ کسی قیمت پر ضرور حاصل کی جائے گی ۔ لیکن تینوں چیزوں کے بغیر آپ کے دل کی طاقتوں کی یہ یکسوئی قطعاً بیکار ہو گی ۔ یعنی تصور تخلیق اور سیر کیفیت ۔

یکسوئی تو ایک بیلدار ہے جو ایک عمارت کے لیئے جس کی تیاری معمار کے ہاتھوں سے ہو گی ہر قسم کا ضروری سامان لا کر مہیا کر دیتی ہے ۔ روحانی دنیا میں یہ سامان دل کی طاقتوں پر مشتمل ہے یعنی یکسوئی سے دل کی وہ تمام محفوظ طاقت یکجا ہو جاتی ہے جس کے ذریعہ سے مطلوبہ کیفیت یا شئے کا حاصل کرنا منظور

تصور وہ حالت ہے جس کی تخلیق ارادہ کاملہ سے ہوتی ہے ۔ خیال اس کو معرض عمل میں لاتا ہے ۔ اور قلب فہمیدہ اس کی دیکھ بھال کرتا ہے تصور کا یہ کام ہے کہ ان دماغی طاقتوں سے جن کے مرکوز و مجتمع کرنے سے ایک واحد کیفیت آگاہی قائم ہوتی ہے ایک نمونہ مثلاً ایسا تیار کر دے جو ان شکل کے ہو بہو مطابق ہو ۔ جس کا اظہار محبت اور خواہش کے ذریعہ سے کیا گیا ہے ۔ پس تصور ایک شکل کو تخلیق کی مدد سے جو یکسو شدہ صورت گر خیال کے ذریعہ سے بنتی ہے خارجی ظہور میں آتا ہے ۔

تخلیق سے مراد ہے خیال کی وہ محرک طاقت جو دماغ کے پھیلے تصورات کے مختلف النوع شما یکجا کرتی ہے مثلاً یہ طاقت دل کی خواہش روح کے حوصلے اور اس کے بعد روح کے ذاتی عقیدے یا تصور کے مطابق ایک صورت تیار کرتی ہے یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعہ سے طبقہ نفس کے انتشار و طوائف الملوکی کو ہٹا کر ایک باقاعدہ نظام تیار کیا جاتا ہے ۔

اب یہ صورت مکمل ہو گی یا نامکمل عارضی ہو گی یا مستقل اس کا دارومدار اس صلاحیت پر ہے جو آپ

کی روح میں خدائی عقائد قائم کرنے کے متعلق موجود ہے یا یوں کہیئے کہ جس قدر آپ کے دل میں صاف تصورات ہوں گے اسی قدر وہ صورت یا تخلیق مکمل ہو گی یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جس قدر آپ کے دل میں محبت اور عشق کے تقاضوں کا احساس ہو گا ۔ جس قدر آپ کے ارادہ میں غیر متزلزل اور صحیح صحیح توجہ مبذول کرنے کی صلاحیت ہو گی ۔ یا جس قدر آپ کے دل میں اجرائے مقصد اور تواتر عمل کے لیئے جوش و خروش ہو گا ۔ اسی قدر وہ صورت جو ان سب باتوں میں متنج ہو گی ۔ مکمل ہو گی یکسوئی کے اس درجہ میں خیال کی تعمیری طاقت سے اس غیر مفتوح جوہر میں زبردست لہریں پیدا ہوتی ہیں جس سے مل کر سب چیزوں کا ظہور ہوا ہے ۔ تاکہ وہی حالات رونما ہو سکیں جن کا آپ کی روزانہ زندگی نیز دیگر حالات گرد و پیش میں مراقبہ کئے ہوئے خیال سے اظہار کیا گیا ہے ۔

اس کے بعد یہ کیفیت یعنی روشن ضمیری کا درجہ ہے یہ دل کی اس حالت کا نام ہے جس میں انسان اپنے تکمیل شدہ کام سے خود کو علیحدہ کر کے اپنی پیدا کردہ صورت کا نظارہ دیکھتا ہے اپنے پکائے ہوئے کھانے کی لذت سے بہرہ اندوز ہوتا ہے ۔ دل نے اپنے جوہر سے کوئی چیز نہیں بنائی تھی ۔ مگر اس کو بھی اختیار ہے کہ وہ چیز بنا کر خود اس سے علیحدہ ہو جائے ۔ اور اس کی سیر دیکھے اسی طریقہ سے خدائے باری تعالے یا خدائی طاقت نے اپنے ذاتی جوہر سے اس دنیا کو ظہور بخشا ہے اور حالانکہ یہ خدائی طاقت دنیا کے ذرے ذرے میں موجود ہے کوئی شئے اور کوئی مقام ایسا نہیں جس میں اس کا قیام نہ ہو پھر بھی یہ خدائی طاقت دنیا کی نہیں ہے اسی وجہ سے خدائے تعالے کے متعلق ہندوؤں کی مقدس کتاب وید میں کہا گیا ہے کہ وہ اس ناھبی یعنی مکڑی کی مانند ہے ۔ جو اپنے منہ کے رقیق مادہ سے جالا تو بنتی ہے مگر خود جالا نہیں ہوتی خدا اور ظہور عالم کے باریک تعلق کے اظہار کے لئے مکڑی اور جالے کا اظہار کر دینا کافی ہے ۔ اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ اس کا اظہار اور کسی ذریعہ سے ممکن نہیں ہے ۔ انسان اور خدا کا جوہر بلا قید زمین و زمان ہمیشہ اور ہر جگہ یکساں ہے انسان کو اس بات کی تمیز ہونی چاہیئے کہ وہ دراصل خدا ہے اور اس کو اپنے اس جوہر مخفی کا جس کا نام خدائیت ہے مکمل طور پر انکشاف کرنا چاہیئے ۔

معزز ناظرین اور پیارے شائقین آپ کے مطالعہ کے لئے امکانات انسانی کا نقشہ

کھینچ دیا گیا ہے یہ وہ روحانی حقائق ہیں جن کی تفسیر کے لئے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں حجیم وضخیم کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ زمانہ موجودہ میں یہ سلسلہ جاری ہے اور آئندہ بھی رہے گا مگر راقم السطور نے ان حقائق کو چند صفحات میں اجمال کے ساتھ بیان کر کے دریا در کوزہ کی کہاوت کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ اصحاب ان حقائق کا غور و خوض کے ساتھ مطالعہ کریں۔ واقعی علم تشریح قلب میں ایسے دقیق اور باریک مضمون سمجھنے کے لیے یہ چند صفحات بالکل ناکافی ہیں۔ مگر پھر بھی آپ کی سیری کے لئے یہ رسالہ کافی ہے۔ آپ پہلے ان مسائل کو ذہن نشین کریں۔ آپ کے ہضم کرنے کے لئے اتنی ہی غذا بہت ہے آپ ان مسائل پر غور و خوض کریں ان کی عملی طور پر تحقیق فرمائیں اور خود اپنی زندگی میں اس کے ثمروں سے لذت یاب ہوں۔

روحانی ترقی کو مستقل بنانے کے لیے ضروری ہے کہ وہ بتدریج اور پائیدار ہو اور پہلے پہل اس کی ان جڑوں کو دیکھنا چاہیئے۔ جو سرزمین حقیقت کی گہرائی میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لئے آپ کو مناسب ہے کہ دل میں بڑی بڑی توقعات کو جگہ دے کر نہایت مستعدی کے ساتھ محنت کیجئے۔

خیال دل کی وہ عظیم ترین طاقت ہے جس میں پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور قیاسات کے لطیف ترین حلقے میں اس کا اظہار بہت تیز ہوتا ہے۔ جو لفظ ہماری زبان سے نکلتا ہے۔ وہ ایک صورت دینے والی طاقت ہے جس کے ذریعہ سے مادی طبقہ کے قیاسات ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ بھی بخوبی یاد رکھئے کہ ایک زبردست اور گہری حرکت خیال سے پہلے صورت بنتی ہے اور خیال بھی ایک حرکت ہے جو کلمہ کے ذریعہ سے جانی جاتی ہے۔

اب ہم آپ کو لفظ کے منہ سے ادا کرنے کا طریقہ بتائیں گے۔ اس لفظ کے ذریعے ہستی بحث کو جو آپ کے وطن میں ہے خطاب کیا جاتا ہے۔ آپ کا جسم ایک مکان کی مانند ہے جس میں آپ کی روح قیام پذیر ہے۔ دولت، تندرستی، خوش الحانی کامیابی جوانی، درازی عمر روشنی، طاقت، افراط زر اور اطمینان قلب کسی بھی چیز کے لئے خیال قائم کیجئے اور اس کے بعد آہستہ آہستہ خود کو اپنی ذات برتر سے وصل کرنے کی تیاری کیجئے۔ آپ کی ذات برتر قدرت الٰہی میں شریک ہے جو حاضر کل ہے۔ اپنی ذات میں وصل ہونے کے لئے آپ خاموشی اور سکوت کی مشق کیجئے تاکہ آپ کو ہمہ اوستی جس کو عربی اصطلاح میں انالحق کہتے ہیں کا عرفان حاصل ہو

ایوان خاموشی میں ہونے کے بعد کسی ایک خاص حالت کے متعلق جس کو ظہور میں لانا منظور ہے۔ ایک خاص خاکہ دماغ میں کھینچیے اس خاکہ کو اپنے دماغ میں بالکل صاف طور پر رکھئے پھر اس پر جان و دل سے منہمک ہو کر سلسلہ وار اور بار بار غور کیجئے۔ حتیٰ کہ اس میں اس قدر استغراق حاصل ہو جائے کہ آپ کو دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہے۔ یہ خیال آپ کے جسم کی رگ رگ ریشے ریشے اور ایک ایک سوراخ میں سرایت کر جائے۔ اپنی ذات کو اسی خیال میں محو کر دیجئے یا یہ کہ وہ خیال آپ میں محو ہو جائے اور ایک استغراق کی کیفیت طاری ہو جائے۔

کشش کے بعد ترین قانون کے مطابق یقیناً آپ کے خیال کے زور سے وہ تمام عناصر آپ کی طرف کھنچ آئیں گے۔ جن کی ضرورت مطلوبہ کیفیت یا حالت پیدا کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے سے قانون معاوضہ باثمرہ بھی صحیح ثابت ہو جائے گا۔ یعنی جو کچھ آپ چاہتے ہیں آپ کو حاصل ہو جائے گا۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ قدرت ہمیشہ دو رخوں سے کام لیتی ہے۔ ایک رخ اس کا تعمیری ہے دوسرا تخریبی۔ ایک رخ سے یہ بناتی ہے اجزاء و عناصر کو یکجا کرتی ہے اور دوسری طرف ان کو منتشر کرتی اور مٹاتی ہے ہمارے جسم میں بھی قدرت کا یہ کام ہمیشہ جاری رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس میں ہر لحظہ ایک نہ ایک تبدیلی ہوتی رہتی ہے اس لئے اگر آپ کو دوامی شباب تندرستی دولت اور خوشحالی حاصل کرنا منظور ہو تو ان چیزوں کا اس قدر زبردست تصور کریں جو ان کی مخالف حالتوں کے خیال پر غالب آ جائے ان مسامات جسمانی سے خیالات کی ایک خاص قسم کی حرکت منعکس ہونے لگے گی جس کے زیر اثر و مسامات ہوتے ہیں اور چونکہ دل میں حرکت خیال سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے آپ کو مناسب ہے کہ ہمیشہ اپنے مسامات جسمانی سے زندگی کی روشنی اور محبت کے خیالات کو گزرنے دیا کریں۔ خیال کی قوت سے آپ کو آفرینش کی کس قدر زبردست طاقت حاصل ہو جاتی ہے اس وقت آپ پر بخوبی روشن ہو جائے گا۔ جب آپ کو اس راز سے واقفیت ہو جائے گی۔ کہ ایک مسام جسمانی میں اعلیٰ ترین خیالات کے معمور ہو جانے سے اس راز خیالات کے منعکس کرنے کی طاقت چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ایک کروڑ سات لاکھ مسامات جسمانی کے برابر پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اس راز کی معرفت حاصل ہو جانے کے

۸۔ کیا آپ کو ان مسامات جسمانی سے زیادہ نجات دہندوں کی فوج کتنی دل کی ضرور ہوگی ہماری دعا ہے کہ کامیابی اور امن دوامی ہمیشہ آپ کے گردو پیش کشش شتی کے جوہر دکھایا کریں۔

چوتھا باب

اصلیت وحقیقت ہمزاد

ہمزاد کسے کہتے ہیں ؟ ہمزاد کے لغوی معنی کیا ہیں ؟

ہمزاد کے لغوی معنے ہیں ساتھ پیدا شدہ ہر ذی روح کے دو جسم ہوتے ہیں ایک مرئی دوسرا غیر مرئی۔ ایک کثیف دوسرا لطیف۔ ایک مادی دوسرا روحانی مادی وہ جسم ہے جسے ہم ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں مگر روحانی جسم کو روحانی یا اندرونی آنکھوں کے سوا نہیں دیکھا جاسکتا۔ اگرچہ روحانی جسم کی پیدائش مادی جسم کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ مگر مادی جسم کے فنا ہو جانے پر بھی روحانی جسم زندہ رہتا ہے۔

تصویر لینے والے کیمرہ کا شیشہ اگر اتنا لطیف ہو کہ مادی اور روحانی ہر دو اجسام کی تصویر ایک ساتھ لے سکے تو مشاہدہ کرنے والا چاہے لاکھ باریک بین ہو یہ نہ بتا سکے گا کہ جسم لطیف کی کون سی تصویر ہے اور جسم کثیف کی کون سی۔ اسے یہی معلوم ہوگا کہ ایک شخص کی دو تصویریں ایک ہی وقت میں لی گئی ہیں۔ المختصر جو اپنا ہم شکل ہوگا۔ وہی ہمزاد ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جسم لطیف کا دوسرا نام ہمزاد ہے۔

ہمزاد یا روحانی جسم کیا کیا کام کرسکتا ہے ؟

جتنی دیر آنکھ جھپکنے میں لگتی ہے اتنی ہی دیر میں جسم لطیف یا ہمزاد !

۱۔ پرواز کرکے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک پہنچ جاتا ہے۔

۲۔ سر بفلک پہاڑوں کی بلندیوں اور پاتال تک پہنچے ہوئے سمندروں کی گہرائیوں کی خبر سے

آتا ہے۔

۳۔ بڑی بڑی وزنی چیزیں جنہیں سو پچاس آدمی بھی بمشکل تمام اٹھا سکتے ہیں۔ ہزاروں میل کے فاصلہ سے اٹھا لاتا ہے۔

۴۔ ان دقیق مسائل کو جنہیں انسانی عقل حل کرنے سے قاصر ہے بڑی آسانی سے عامل کے ذہن نشین کرا دیتا ہے۔

۵۔ سخت لاعلاج اور مہلک بیماریوں کے نسخے تجویز کر دیتا ہے۔

۶۔ آئندہ رونما ہونے والے واقعات کی خبریں دے سکتا ہے۔

۷۔ زمین میں مدفون پرانے خزانوں کا پتہ دے سکتا ہے۔

۸۔ گم شدہ کی تلاش کر سکتا ہے۔

۹۔ لوہے اور پتھر کی دیواروں سے گزر سکتا ہے۔

۱۰۔ جنگلی شیر، خوفناک اژدھا، خونخوار مگرمچھ یا کسی دیوہیکل انسان کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے۔

وغیرہ وغیرہ۔

ہمزاد کو اگر خلق خدا کی خدمت اور نیک کاموں کی تکمیل کے لئے تسخیر کیا جائے تو عامل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ نہایت شوق اور تندہی سے اس کی خدمت گذاری کرتا ہے اس کے برعکس بدی کا راستہ اختیار کرنے پر عامل کی جان کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اس کی بیخ کنی کر کے ہی دم لیتا ہے۔

شاہجہاں بادشاہ کے عہد کا ایک واقعہ ہے کہ دہلی کے کسی حسن پرست ملاں نے نفس کی سیری کی خاطر کمال محنت و مشقت جھیل کر کسی نہ کسی طریق سے ہمزاد کو تابع کر لیا۔ اور حکم دیا کہ روئے زمین میں گھوم پھر کر کسی ایسی دوشیزہ لڑکی کو میرے واسطے اٹھا لاؤ۔ جو حسن و جمال میں اپنا ثانی نہ رکھتی ہو۔ ہمزاد چلا گیا۔ اور ملک روم کی بادشاہ زادی کو جب کہ وہ خواب نوشیں سے ہمکنار تھی۔ پلنگ سمیت اٹھا لایا شیطان سیرت ملاں نے جو کرنا تھا۔ کیا۔ اور پھر ہمزاد کو حکم دیا کہ اسے جہاں سے لائے ہو وہیں پہنچا دو چنانچہ ہمزاد حکم بجا لایا۔ اس کے بعد روزمرہ کا یہی معمول ہو گیا۔ کہ ہمزاد ملاں کی خواہش کے مطابق ہر رات شاہزادی کا پلنگ اٹھا لاتا اور صبح دن نکلنے سے قبل ہی واپس پہنچا آتا تھا۔ شاہزادی اس فعل سے دن بدن کمزور ہوتی جاتی اور ہر گھڑی متفکر و ملول رہا کرتی ہوتے ہوتے اس کی حالت نہایت قابل رحم ہو گئی ہمزاد

شہزادی کی ایسی حالت دیکھ دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتا تھا۔ اور بے بس تھا ایک دن ہمزاد نے شہزادی کی رہائی کی صورت سوچ لی۔ اور اس سے کہا پیاری بچی تو کچھ غم نہ کر میں بہت جلد اس ابلیس صفت ملاں کا کام تمام کر کے تجھے آزاد کر دوں گا۔ تو آج رات ملاں کو غافل پا کر پانی کے اس برتن کو۔ جو پلنگ کے نیچے پڑا رہتا ہے۔ زمین پر انڈیل کر پھر جوں کا توں رکھ دینا۔ شاہزادی نے ایسا ہی کیا ہمزاد اور ملاں کے درمیان یہ عہد تھا کہ وہ کبھی ناپاک حالت میں نہ رہے گا۔ اس لئے ملاں کا یہ قاعدہ تھا کہ سونے سے قبل اپنے پلنگ کے گرد حصار کھینچ لیتا اور ہمزاد بموجب اپنے عہد کے اس حصار کے اندر نہیں آ سکتا تھا۔ اور نہ ہی ملاں کو سوتے میں کوئی ضرر پہنچا سکتا تھا۔

اگلے دن جب ملاں نیند سے بیدار ہوا۔ تو حسب معمول غسل کرنے کی نیت سے اس نے پانی کی طرف دیکھا۔ مگر پانی اس میں نہ تھا نا۔ چار اس نے سامنے رکھے ہوئے گھڑے میں سے پانی پینے کے لئے جونہی قدم باہر رکھا ہمزاد نے اس کا گلا پکڑ لیا اور کہا کہ آج میرا عہد پورا ہوا۔ تو نے ایک معصوم لڑکی کے دامن عصمت کو تار تار کیا۔ خلق خدا کو ناحق ستایا۔ اس لئے تیری سزا ہے کہ تجھے زندہ نہ چھوڑا جائے۔ اتنا کہا۔ اور ملاں کو اٹھا کر چھت کے شہتیر کے ساتھ دے مارا۔ ملاں کا سر پھٹ گیا اور لہولہان ہو گیا۔ اور کچھ دیر تڑپ تڑپ کر جہنم واصل ہوا۔ یہ ہے ان عاملوں کا حال جو ہمزاد سے ناجائز کام لیتے ہیں۔ اور جن کے دل میں خدا کا خوف نہیں رہتا۔

علم ہمزاد

پرانے علوم کی نسبت موجودہ زمانہ کے لوگوں کے خیالات میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو گیا ہے اور عموماً بہت لوگ بباعث عدم واقفیت اور تہذیب نو کے بد اعتقادی کا اظہار کرتے ہیں مگر قدیمی علوم ابھی تک روئے زمین سے حرف غلط کی طرح نیست و نابود نہیں ہوئے۔ کیونکہ اب بھی ان علوم کے جاننے والے مختلف کرشمے دکھا کر لوگوں کو ان علوم نادرہ سے مستفید کرنے سے چوکتے نہیں کرتے۔ دنیا میں ہزاروں علوم موجود ہیں جو گردش زمانہ کے باعث تنزل کی حد پر پہنچ کر پھر دوبارہ عروج پا رہے ہیں۔ اور موجودہ زمانے میں خاص خاص اشخاص کی ایجاد خیال کیے جاتے ہیں۔ مگر وہ سب زمانہ قدیم کی یادگاریں ہیں گو لوگ حکماء قدیم کی ایجادوں سے منحرف ہو کر ان پر طرح طرح کی حاشیہ آرائیاں کرتے

ہیں۔ مگر زمانہ کی روشنی دن بدن بدلتی چلی جاتی ہے اور لوگ اہل یورپ کی حیرت انگیز ایجادوں کو دیکھ کر پوشیدہ علوم کے شائق ہوتے جاتے ہیں جس سے امید پڑتی ہے کہ ہمارے ملک کے قدیمی علوم کا باغ جو خشک ہو رہا تھا۔ پھر سے سرسبز ہو کر ثمر دینے والا ہے اور وقت بھی قریب ہی آ گیا ہے جب ہمارے ملک کے پھر سے بزرگوں کے علوم کو اپنانے لگے گا۔

لہٰذا ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم ہمزاد کا ذکر کرتے ہیں جس کا علم زمانہ سلف کی پختہ یادگار ہے ہر مذہب و ملت کے لوگ اس کے قائل ہیں عملیات کے عامل شائقین کو اس علم سے محروم رکھنے کی وجہ سے ہی ابر نشانوں جنگلوں اور بیابانوں کا راستہ دیتے ہیں۔ اور خود کو عام علوم دل اور اولیاء ظاہر کرتے پھرتے ہیں حالانکہ ایک شوقین علم زیادہ آسان طریقہ سے با آرام عمل کر کے اپنے مطلب کو پہنچ سکتا ہے جس کی مرضی ہو تجربہ کر کے دیکھ لے۔

عمل

ہمزاد کی حقیقت یہی ہے کہ ہر انسان کے دو جسم ہوتے ہیں۔ ایک کثیف دوسرا لطیف جسم کثیف لوگ ہری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں مگر جسم لطیف کو نہیں دیکھ سکتے۔ وہ صرف عامل کو ہی نظر آ سکتا ہے جس طرح ہمارے ظاہری اعضاء ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح جسم لطیف کے بھی اعضاء ہیں۔ ہو بہو ہماری شکل ہوتی ہے۔ بس یہی ہمزاد ہے جیسی شکل آئینہ میں اپنی نظر آتی ہے ویسی ہی دوسری شکل ہوگی۔ اس سے ڈرنا بزدلی ہے۔

وہ طریقہ جس سے ہمزاد قابو میں کیا جاتا ہے عمل ہمزاد کہلاتا ہے۔ اس کتاب میں متعدد عمل دیئے گئے ہیں تاکہ اپنی ہمت کے مطابق انتخاب کر کے اس عمل کو اختیار کیا جائے۔ مدت مقررہ میں ہمزاد انسانی جامہ پہن کر حاضر خدمت ہوگا۔ اور تمام عمر کے لئے یا اس مدت کے لئے جو مقرر کی جائے گی۔ غلامی کا وعدہ کرے گا۔

مدتِ عمل

ہر عمل کی ایک میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ بعض اوقات عامل کی اندرونی طاقت کی کمی کی وجہ

سے دن زیادہ بھی لگ جاتے ہیں۔ اس لئے اگر ایک مدت مقررہ میں کام نہ ہو یعنی ہمزاد حاضر نہ ہو تو دوسری دفعہ اسے پھر شروع کر دینا چاہیئے۔ کچھ دن بعد ضرور حاضر ہوگا بعض اوقات تین چلوں میں حاضری ہوتی ہے اس لئے بد دل نہ ہونا چاہیئے ہر شخص کی قوت مختلف ہوتی ہے قسمت مختلف ہوتی ہے اسی لئے مدت میں کمی بیشی ہونی لازمی ہے استقلال سے لگے رہیں گے لازمی کامیابی ہوگی۔

جو عامل اعلیٰ درجہ کی قوت ارادی اور تصور کے مالک ہوتے ہیں اور ہدایات پر پوری طرح عمل کرتے ہیں بہت جلد کامیاب ہو جاتے ہیں۔ قوتِ ارادی کو بڑھانے کے لئے عمل سے پیشتر مشق کرنا چاہیئے۔ کوئی بھی عمل کرنے سے پیشتر یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ میں اس عمل کو کر سکوں گا یا نہ؟ اور جس قدر سامان کی ضرورت ہے پورا کر سکوں گا یا نہ۔

عامل کے خواص

ہمزاد کا عمل ہر شخص کر سکتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ بشرطیکہ تندرست مضبوط۔ قوی دل اور باحوصلہ ہو انتہا درجہ کا صابر ہو نیز مضبوط قوت ارادی کا مالک ہو اور تصور پر قابو پا چکا ہو۔

ممنوعات

جب ہمزاد کا عمل کیا جائے تو اسے ہر ایک سے پوشیدہ رکھا جائے۔ جو واقعات پیش آئیں کسی سے ذکر نہ کرے۔ اپنے دل میں تمام باتوں کو دفن کر دے۔ ہاں البتہ جس سے اجازت حاصل کی گئی ہے۔ یا جس کی ہدایت کے تحت عمل کر رہے ہیں۔ اس سے ہدایت و مشورہ لے سکتے ہیں۔

عامل کو طمع۔ حرص۔ الفت۔ غضب۔ غصہ۔ خوف۔ شہوت۔ کبر۔ حسد۔ تعصب۔ کینہ۔ بخل۔ ظلم اور ان تمام باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے جو ناقص انسان کی نشانیاں ہیں۔

منشیات گوشت۔ بدبودار اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ پیٹ بھر کر کھانا نہ کھانا چاہیئے

ہمزاد سے جو وعدے طے ہوں۔ ان کی سختی سے پابندی کرے

دوران عمل پرہیزگار اور صاف ستھرے رہو اور خوشبو لگایا کرو

عمل کی تیاری

۱۔ عمل ہمزاد کے چار طریقے مشہور ہیں۔

ؤ۔ دن کو دھوپ میں کھڑے ہو کر عمل کرنا۔

ب۔ رات کو چراغ جلا کر عمل کرنا۔

ج۔ آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر دن کو یا رات کو عمل کرنا۔

د۔ رات کو صرف اندھیرے میں عمل کرنا۔

۲۔ عمل کمرہ کے اندر بھی کیا جاسکتا ہے اور کھلے میدان میں بھی لیکن جو کمرہ ہو۔ وہ بھی آبادی سے دور ہونا چاہیئے یا آبادی سے علیحدہ ہونا چاہیئے۔

۳۔ ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ دوران عمل کوئی شخص نہ آئے نہ ٹوکے جس کمرہ میں عمل کرنا ہو اس میں سفیدی ہو اور کوئی چیز کمرہ کے اندر نہ ہو۔

۴۔ اگر صحن میں عمل دن کو کرنا ہو تو اتنا صحن ہو کہ دھوپ کافی آتی ہو اور دیر تک رہتی ہو۔ صحن میں نہ کوئی چیز ہو نہ ہی درخت ہو تاکہ اس کا سایہ عمل میں بارج نہ ہو۔

۵۔ اگر کھلے میدان میں عمل کرنا ہو۔ تو بھی ایسا انتظام کرنا ہوگا۔ کہ دوران عمل کوئی شخص وہاں نہ پہنچ سکے۔ تاکہ توجہ میں ہارج نہ ہو۔ اور وہاں دھوپ میں کم از کم دو گھنٹے تک رہ سکے۔

۶۔ چراغ جو جلایا جائے وہ مٹی کا ہو سرسوں کا تیل اس میں جلایا جائے گا۔ ایک ہی چراغ شروع سے آخر تک رہے۔ مجبوری ہو مثلاً ٹوٹ جائے تو اور بات ہے۔

۷۔ عمل ہمیشہ چاند کی شروع تاریخوں میں دس دن کے اندر اندر شروع کرنا چاہیئے۔

۸۔ عمل کے دوران ہر وقت ہمزاد کا خیال رکھیں۔ بلکہ کوئی کام شروع کر دیں تو کہو "آؤ ہمزاد یہ کام کریں اگر کھانا کھاؤ تو کہو آؤ ہمزاد کھانا کھائیں پانی پیو تو کہو آؤ ہمزاد پانی پئیں" بلکہ بعض عملوں میں تو خاص طور پر ہدایت ہوتی ہے کہ جو چیز کھانا، تھوڑی سی ہمزاد کے لئے پہلے ہی الگ کر دو۔ مثلاً روٹی کھانے لگیں تو ایک لقمہ پھینک دیں اور خیال کریں یہ ہمزاد کا حصہ ہے۔

۹۔ دوران عمل مختلف قسم کی آوازیں بھی آتی ہیں مثلاً کوئی رشتہ دار پکار رہا ہے تو کوئی خیال

نہ کرو۔ ایک عامل کو عمل کے دوران کسی نے کہا تمہارا لڑکا چھت سے گر گیا ہے۔ جب وہ گھبرا کر گھر آیا تو معلوم ہوا کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ ایسی حالت میں کچھ نہ بولنا چاہیئے نہ پرواہ کرنی چاہیئے۔ خواہ کچھ ہو جائے ہمزاد مختلف طریقوں سے عمل ختم کرانے کی کوشش کرتا ہے۔

احتیاطیں

۱۔ ہمزاد کا عمل چھت پر نہ کیا جائے۔

۲۔ دھوپ کا عمل ہو تو ایسے موسم میں کرو کہ میعاد عمل تک دھوپ رہے اگر کسی دن بادل آگئے تو عمل ضائع ہو جائے گا اور پھر دوبارہ عمل کرنا پڑے گا۔

۳۔ جب ہمزاد حاضر ہو تو اسے خود کبھی نہ بلاؤ بلکہ عمل میں مشغول رہو اور دل میں یہ خیال پختہ رکھو کہ اب وہ مجھ سے گفتگو کرے گا۔ جب ہمزاد خود ہمکلام ہو۔ تو پھر ہر سوال کا جواب نہایت حوصلہ سے دینا چاہیئے اور ہوش و عقل کو قائم رکھ کر تمام معاملہ طے کرنا چاہیئے۔

۴۔ اگر دوران عمل ہمزاد گفتگو کرنا چاہیئے۔ تو مت بولو آخری دن بھی ختم کا انتظار کرو تب اس سے ہمکلام ہو ہاں البتہ اگر دوسرا چلہ شروع کیا گیا ہے تو جس دن وہ گفتگو کرے اسی دن عمل ختم کر کے اس سے شرائط طے کر لو۔

۵۔ ہمزاد سے ہرگز بدی کا کام نہ کرائے نہ چوری کرائے۔ ورنہ یہ دشمن بن جاتا ہے اور موقع پا کر عامل کو ہلاک کر دیتا ہے۔

۶۔ پہلے روز جس جگہ جس وقت عمل کیا جائے۔ روزانہ بلا ناغہ وقت اور ہر جگہ کی پابندی کی جائے

استقلال

نہایت استقلال اور حوصلہ کے ساتھ اس کام میں ہاتھ ڈالو۔ خلاف توقع کوئی مشکل یا اشکال دیکھے نیز کامیابی میں تاخیر واقع ہونے سے نہیں گھبرانا چاہیئے۔

اس بات کا یقین کامل ہونا چاہیئے کہ ضرور ہمزاد کو تسخیر کر لوگے۔ کیونکہ یقین اور وثوق ایک نہایت زبردست طاقت ہے جس کی بدولت مشکل سے مشکل کام بھی حل ہو جاتے ہیں۔

بسا اوقات عملیات کا ظہور دیر میں ہوتا ہے اس لئے مستقل نہ رہنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ بعض عامل دوسرے تیسرے دن سے ہی مشاہدات دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض کو دو دو ماہ تک کوئی نئی بات نہیں معلوم ہوتی۔ اس لئے بد اعتقادی کو دل میں جگہ نہ دینا چاہیئے وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہر شخص کی فطرت الگ ہوتی ہے۔

ہمزاد کی قسمیں

ہمزاد کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ آتشی ہمزاد۔ یہ چراغ یا دھوپ میں عمل کیا جاتا ہے۔ منتر جنتر اور کوئی اسم پڑھنے سے حاضر ہوتا ہے۔

۲۔ بادی ہمزاد۔ سایہ دیکھ کر آسمان پر جو نظر کی جاتی ہے۔ ایسے عمل سے قابو میں آتا ہے۔

۳۔ آبی ہمزاد۔ پانی کے کنارے یا پانی کے اندر کھڑے ہو کر مسخر کیا جاتا ہے۔ علوی یا سفلی طریقوں سے یا قوت متخیلہ سے کام لیا جاتا ہے۔

۴۔ خاکی ہمزاد۔ یہ بیٹھ کر کیا جاتا ہے۔ اور کوئی عمل پڑھا جاتا ہے۔

ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ عمل کا انتخاب کرتے وقت اپنی طبع کے مطابق عمل اختیار کرے مثلاً آتشی طبع والے کو دھوپ کا عمل یا چراغ والا عمل کرنا چاہیئے۔ اس صورت میں کامیابی جلدی ہوتی ہے۔ خلاف طبع عمل سے ہمزاد کو حاضر کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو مہینوں نہیں بلکہ سالوں لگ جائیں گے۔ مگر خاکی ہمزاد ہر طبع کا شخص مسخر کر سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ کتاب میں مختلف طریقے دیئے جاتے ہیں یہ تمام مجرب ہیں اور مختلف عاملوں سے حاصل کیے گئے ہیں۔ ان کا کرنے والا کبھی مایوس نہیں ہوتا۔

جس عمل کے ذریعہ جو ہمزاد ظاہر ہوگا۔ اسی کی وہی طبع ہوگی مثلاً آتشی عمل سے آتشی طبع کا ہمزاد ہوگا

ہمزاد کی اشکال

ہمزاد کسی طرح بھی مسخر کیا جائے۔ اس کی شکل دھوئیں کی طرح ہوتی ہے شروع میں

نیلے رنگ کے دھوئیں کے بادل کی ایک موہوم سی شکل نظر آئے گی جوں جوں عمل کی قوت بڑھے گی وہ متشکل ہوتا جائے گا حتیٰ کہ اپنے جیسا ہی نظر آئے گا۔

ہمزاد کا وصف

ہمزاد انسان کے ساتھ سایہ کی طرح لگا رہتا ہے۔ اور زندگی تک ساتھ رہتا ہے۔ اس کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ ہندو عاملوں کا کہنا ہے کہ جس وقت عامل مر جاتا ہے تو ہمزاد بھوت پریت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ وہ مرتا نہیں نہ کہیں غائب ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور ہوا میں گشت کرتا رہتا ہے۔

وہ چونکہ جسم لطیف ہوتا ہے اس لئے دور دراز کا کام منٹوں میں کر کے واپس آ سکتا ہے صدہا کوس کی خبریں آناً فاناً لا سکتا ہے۔ دوسرے ممالک سے چیزیں لا سکتا ہے دو شخصوں میں محبت ڈالنے یا دشمنی پیدا کرنے کے لئے مخفی اثر ڈال سکتا ہے۔ اس کے اوصاف اور قوتوں کو پہلے بھی بیان کیا گیا ہے۔

ہمزاد کا کام

۱۔ جس کام کو کہیں گے وہ تن دہی سے اُسے سر انجام دے گا چاہے کتنا ہی مشکل اور بظاہر ناممکن کیوں نہ ہو اور وہ اسے بغیر ختم کئے دم نہ لے گا۔

۲۔ دور دراز کی خبریں لانا۔ وہاں سے چیزیں لانا۔ کوئی کام کر کے آجانا اس کے لئے منٹوں سیکنڈوں کا کام ہوگا۔

۳۔ بے بہار کے پھل اور چیزیں لا کر کھلا دیتا ہے۔

۴۔ دو شخصوں میں محبت یا دشمنی ڈالنے کے لئے اپنے مخفی اثر کو استعمال کر سکتا ہے جیسا کہ عامل اسے حکم دے گا۔ ویسا ہی کرے گا۔

۵۔ کسی جگہ کا نقشہ یا تصویر اتار کر حاضر کر سکتا ہے۔

۶۔ گم شدہ جانور یا آدمی کا پتہ دینا اور دفینہ کا حال بتا سکتا ہے۔

۷۔ کسی مہلک مرض کے لئے علاج بتا سکتا ہے۔ جس میں حکیم و ڈاکٹر عاجز آچکے ہوں۔

۹۔ پرانے واقعات کی سچی سچی واقفیت بہم پہنچا سکتا ہے۔

ہمزاد سے خطرات

معاہدہ کے خلاف کوئی کام کرائیں گے یا ناجائز اس سے کام لیں گے۔ تو وہ ایسا نقصان دے سکتا ہے۔ جس کی تلافی اور علاج ممکن نہیں ہوتا۔ عامل کو ایسی تمام غلطیوں سے بچنا چاہیئے جو ہمزاد کی طبع کے خلاف ہوں۔ اول تو ہر معاملہ میں ہمزاد کی مرضی حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر وہ کسی کام کو ناپسند کرے یا منع کرے۔ تو اس کا خیال ترک کر دے ہمزاد عامل کے ہر جائز حکم کو ماننے کے لئے تیار رہتا ہے۔ مگر ناجائز حکم پر وہ غصہ میں آسکتا ہے اور نقصان کر سکتا ہے۔

بعض خفیہ راز جو صرف ہمزاد کو معلوم ہوتے ہیں اُن کے جاننے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے۔ مجبور کریں گے۔ تو وہ حملہ کر کے جان لیوا حملہ کرے گا۔ عامل کو چاہیئے۔ کہ وہ اس سے بطور دوست کے برتاؤ کرے۔ محبت کا سلوک کرے۔ تاکہ وہ خود ایسی باتوں سے مطلع کرتا رہے۔ جس کی عامل کو اشد ضرورت ہوتی ہے اس سے وہ پیش آنے والے حادثات سے بھی باخبر کر دیا کرے گا۔ اور اہم تبدیلیوں سے آگاہ رکھے گا۔ اور نعمتیں لا کر دیا کرے گا۔

ہمزاد کی فطرت

بعض ہمزاد ہر وقت کسی نہ کسی کام کے طالب رہتے ہیں۔ ان سے بچنے کے لئے ڈھنگ اختیار کرنا چاہیئے۔ مثلاً اسے کہہ دے کہ فلاں اسم کا میرے لیئے ورد کرتے رہو۔

بعض فطرتاً سخت ہوتے ہیں بعض تکلیف دے کر پریشان کر کے یا بعض ڈرا کر خوش ہوتے ہیں۔ یہ سب عامل پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کیا رویہ اختیار کرے۔

نامکمل عمل

اگر ہمزاد کا عمل نامکمل رہا یا کسی وجہ سے مسخر نہ ہو سکا یا حاضر ہونے پر حلف دوست نہ ہو سکا۔ تو

ہمزاد عامل کو ہر وقت تکلیف دیتا رہے گا خوفناک باتوں یا شکلوں سے ڈراتا رہے گا۔ بلکہ عامل معمولی واقعات اور عام آدمیوں سے ڈراتا رہے گا۔ عامل کے سر پر مصائب کے بادل چھائے رہیں گے۔ اس کو یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ اب میں ہمزاد کا مسخر ہو چکا ہوں۔ اور جان بوجھ کر نقصان کر بیٹھا ہوں اس سے چھٹکارا محال ہوتا ہے بعض لوگوں کو نظر نہیں آتا لیکن انہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے پاس کوئی ہے۔ اس صورت میں عامل سکھ کا سانس نہیں لے سکتا۔ بیمار اور کمزور رہتا ہے۔

تسخیر کا صحیح طریقہ

جب تک عمل ختم نہ ہو ہمزاد سے بات نہ کرنا چاہیئے۔ کوئی چیز دے تو نہ لینی چاہیئے اگر وہ کہے کہ میں حاضر ہوں۔ عمل ختم کر دو تب بھی نہ کرے۔ بلکہ عمل کی مدت اور تعداد ختم ہونے کے بعد اس سے بات کرنا چاہیئے۔

اگر عامل عمل کر رہا ہے اور ہمزاد حاضر ہے تو خود بات نہ کرے بلکہ انتظار کرے کہ ہمزاد بات کریگا بعض اوقات کئی دن تک ہمزاد سامنے آتا رہتا ہے۔ لیکن بلاتا نہیں اس صورت میں عامل کے لئے لازم ہے کہ وہ عمل کرنے کے بعد سیدھا اپنے گھر یا سونے کی جگہ یا کام کرنے کے مقام پر جائے اس سے بات نہ کرے۔

اگر ہمزاد بعد ختم عمل کے بات کرے تو نہایت ہوشیاری اور عقلمندی سے بات کرنا چاہیئے وہ کہے گا۔ کیوں مجھے بلایا ہے تو کہو کہ تمہاری تسخیر مطلوب ہے۔

ہمزاد کہے گا کہ مجھے مطیع کر کے کیا کرو گے تو جواب دو کہ اپنے کاموں اور مقاصد میں مدد اور مشورہ لیا کروں گا۔

اب ہمزاد اپنی شرائط پیش کرے گا۔ بس یہی وقت ہوشیاری کا ہوتا ہے کوئی ایسی شرط قبول نہ کرو جو پوری نہ کر سکو۔ اگر کوئی شرط پیش کرے تو کہو میں اسے نہیں کر سکتا۔ دوسری بتاؤ تب وہ اور بتائے گا۔ اسی طرح رد کرتے چلے جاؤ حتیٰ کہ ایسی تجویز پر فیصلہ ہو جائے۔ جو عامل کے لئے آسان ہو۔ اس وقت عامل بااختیار ہوتا ہے جو چاہے منوا سکتا ہے۔ جو بھی شرط مقرر ہو گی۔ تمام عمر اس کا پابند رہنا پڑے گا۔ اور اس میں تبدیلی ناممکن ہو گی۔

مثلاً ہمزاد کہے کہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا کرو تو یہ عامل کے لئے ناممکن ہے اس لئے کہ عامل اسے کھلا ہی نہ سکے گا۔ یا ہمزاد کہے کہ ہمیشہ پاک رہو تو یہ بھی ناممکن ہے یا ہمزاد کہے کہ فلاں چیز مت کھایا کرو۔ تو یہ بھی ناممکن ہے اس لئے کہ وہ ایسے مواقع فراہم کرے گا کہ وہ چیز کھائی جا سکتی ہوگی۔ یا ہمزاد کہے کہ ہمیشہ ناپاک رہو تو یہ بھی مشکل ہے۔

غرض کہ ہوش حواس قائم کر کے معاملہ طے کرو جب شرط ہو جائے تو اب عامل کا کام ہے کہ وہ اپنی شرائط پیش کرے۔ مثلاً اگر ساری عمر مسخر رکھنا ہے تو ساری عمر کا عہد لے اگر پانچ یا دس سال یا کسی مقررہ مدت کے لیے مسخر کرنا ہے تو اسی کا وعدہ لے۔

نیز یہ بھی وعدہ لے کہ میں جب تک نہ بلاؤں میرے پاس مت آنا نہ ہی میرے آرام کے وقت مجھے تنگ کرنا صرف اس وقت آؤ جب میں آواز دوں کہ "ہمزاد آؤ" یا وہ اسم یا آیت پڑھوں جس سے عمل کیا ہے۔ تب آنا۔ اگر یہ شرط عامل پیش نہ کرے گا۔ تو ہمزاد ہمیشہ عامل کی نظروں کے سامنے رہا کرے گا۔ اور سونے بھی نہ دے گا۔ عامل کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔

اگر طلبی کے دوران کسی وقت ہمزاد سختی سے پیش آئے تو خود بھی سختی سے کام لینا چاہیئے یہ جان لینا چاہیئے کہ یہ میرا اپنا ہی جسم لطیف ہے اور میں نے اپنی مرضی سے اسے پیدا کیا ہے۔ اس لئے جس طرح چاہوں۔ اس کو حکم دے سکتا ہوں۔ اس طرح ہمزاد کی مرضی عامل پر نہ چل سکے گی۔

عمل کون نہ کرے

۱ ۔ حاملہ عورت کو نہ کرنا چاہیئے۔ اگر عمل کے دوران ایام ہو جائیں۔ تو عمل ترک کر کے پاک ہو کر شروع کر دیں۔
۲ ۔ جس شخص کا کوئی عضو معطل ہو مثلاً ہاتھ یا پاؤں کٹا ہوا ہو۔ یا بدن میں نمایاں نقص ہو وہ عمل نہ کرے۔
۳ ۔ جس شخص کو دماغی مرض ہو مثلاً سکتہ یا مرگی وغیرہ۔ وہ عمل نہ کرے جب تک تندرست نہ ہو۔
۴ ۔ زخمی حالت میں عمل شروع نہ کرنا چاہیئے۔ خواہ انتہائی معمولی زخم کیوں نہ ہو۔
۵ ۔ بواسیر کے مرض والے کو عمل نہ کرنا چاہیئے۔
۶ ۔ کمزور نظر والے آدمی کو عمل نہ کرنا چاہیئے۔
۷ ۔ فعلِ حیوانی کے عادی شخص کو عمل نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عمل کے دوران قطعی پرہیز رہے گا۔

ہمزاد کی آزادی

اگر معاہدہ میں خاص مدت مقرر ہے تو اس کے بعد ہمزاد خود بخود آزاد ہو جائے گا۔

۲۔ موت سے قبل اسے آزاد کر دینا چاہیئے۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ وہ نعش کی حالت خراب کرتا ہے مگر مجھے یقین نہیں۔ اگر کسی وجہ سے موت سے قبل اسے آزاد نہ کر سکے تو اس کو کہو کہ اسم اللہ پڑھ کر ہر وقت مجھے بخشتا رہے بعض حکماء کا قول ہے کہ ہمزاد انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی مرتا ہے مگر حقیقت کیا ہے اس کے لئے میرا کوئی تجربہ نہیں۔

۳۔ اگر کوئی عامل چاہے کہ ہمزاد کو چھوڑ دے۔ حالانکہ معاہدہ چھوڑنے کا نہیں یا کسی سے عمل ہمزاد نامکمل رہ جائے اور وہ تکلیف سے زندگی بسر کر رہا ہو چھٹکارے کا خواہشمند ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ اللہ الصمد کا ورد رات کو بعد نماز عشاء ایک سو ایک بار کیا ہمزاد کو کہہ دے کہ میں یہ عمل تجھے آزاد کرانے کے لیئے کر رہا ہوں گیارہ دن عمل کرے گیارھویں دن چاول پاک و صاف برتن میں پکا کر پاس رکھے اور عمل پڑھ کر اس پر دم کرے اور ہمزاد کو بلا کر عاجزی سے کہے کہ آپ میری یہ آخری دعوت قبول کریں میں آئندہ تمام عمر کے لئے چھوڑتا ہوں۔ لہٰذا آئندہ میرے پاس نہ آئے ہمارے تمام معاہدات اب سے ختم ہیں

ہمزاد سے کام لینے کا طریقہ

معاہدہ کے وقت جو طریقہ بلانے کا اور اسے واپس کرنے کا مقرر ہوا س سے کام لے جب وہ حاضر ہو تو مختصر اور جامع الفاظ میں اس کو حکم دے۔ مثلاً۔

۱۔ یہ قیمت لو اور مجھے فلاں پھل یا چیز لا کر دو۔
۲۔ فلاں معشوق کے دل میں میری محبت کو قائم کر دو
۳۔ فلاں شخص فلاں جگہ سے فلاں دن گم ہوا۔ اس کا پتہ لگاؤ۔ کہاں ہے کس حال میں ہے۔
۴۔ فلاں شخص کی چوری فلاں تاریخ کو ہوئی چیزیں کہاں ہیں اور چور کون ہے۔
۵۔ میں حج کرنا چاہتا ہوں مجھے وہاں خانہ کعبہ میں پہنچا دو
۶۔ یہ کتاب ہے اس میں فلاں مسئلہ یا سوال یا فارمولا میری سمجھ میں نہیں آتا اسے سمجھا دو۔

۷۔ یہ مریض ہے اس کو کسی دوا سے شفا نہیں ہوتی کس کا علاج کریں یا دوا دیں کہ مرض دور ہو غرضیکہ جو چاہے کہے مگر مختصر ہو۔ اور مکمل

عمل کے دوران ہدایات

۱۔ عورت کے قریب قطعی نہ جائے۔
۲۔ لوگوں سے ملنا جلنا بات چیت کرنا کم کر دے۔
۳۔ گوشت۔ انڈا۔ مچھلی نہ کھائے خوراک زود ہضم ہو سادہ ہو۔
۴۔ ہر روز نہائے اور سر میں مالش کرے۔
۵ رات کا عمل ہو تو دن کو خوب سویا کرے اونگھنے سے عمل باطل ہو جاتا ہے۔
۶۔ عمل کے وقت شک و شبہ کو دل میں نہ پیدا ہونے دے۔
۷۔ اپنی حفاظت کا مکمل انتظام کرے تاکہ دورانِ عمل میں کوئی نہ ٹوکے۔
۸۔ عمل کرنے کی جگہ پر اپنی ضرورت کی تمام چیزیں رکھے۔
۹۔ بہتر ہو کہ بدن پر صرف ایک کپڑا رکھے اور سایہ کے ذریعہ عمل کرنا ہو۔ تو صرف چست جانگیہ پہنے جو کہ سادہ بہترین شکل کا ہو۔
۱۰۔ غصہ اور لڑائی جھگڑا کسی سے نہ کرے۔ کتابوں کا مطالعہ کرتا رہے تو اچھا ہے۔

ہمزاد کیسے پیدا ہوتا ہے

پہلے پہلے سایہ کے کناروں پر ایک روشنی سی پیدا ہوتی دکھائی دے گی وہ بلتی جلتی رہے گی۔ پھر وہ چند دنوں میں آہستہ آہستہ پھیل کر مثل ابر اور بادل کے تمام سایہ کو سر سے پاؤں تک گول حلقہ کیے ہوئے نظر آیا کرے گی۔ جب تک عامل آنکھ نہ جھپکے گا روشنی غائب نہ ہوگی پھر جب عامل نگاہ جمائے گا۔ تو روشنی نظر آئے گی اور پھیلتی نظر آئے گی جب اوپر نظر اٹھائے گا۔ تو بھی وہ روشنی مثل ابر کے اور شکل میں انسانی سایہ کی مانند نظر آئے گی۔ ہاتھ پاؤں سب اس میں ہوں گے البتہ چہرہ صاف نہ دکھائی دے گا۔ نہ ہی بدن معلوم ہوگا یہ صورت غباری ہوگی اب پہلی منزل کامیابی سے طے ہو چکی ہے۔

اب جب بھی عامل عمل کے لئے بیٹھے گا فوراً ہی وہ غباری صورت زمین و آسمان کے درمیان معلق نظر آیا کرے گی۔ اب خوب خیال جماؤ کہ یہ انسانی صورت اختیار کرے اور حاضر ہو کر بات کرے یہ وہ وقت ہوگا۔ جب کہ عامل کو لوگوں سے بات چیت بہت کم کر دینی چاہیئے اور ملنا جلنا قریباً ترک کر دینا چاہیئے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ بغیر سایہ پر نظر جمائے بھی وہ غباری صورت دکھائی دے۔ گو اول اول یہ بات بہت مشکل سی معلوم ہوگی مگر چند دن کی مشق سے قوت پیدا ہو جائے گی بلا روشنی لیمپ یا کسی اور طریقہ سے بھی نظر جمانا اور اس کے ساتھ ہی صورت غباری کو دیکھنا ترک نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ہمزاد کی حاضری کی یہ اولین شکل ہوتی ہے اس کے بعد پندرہ سے اسی دن کے اندر اندر بغیر سایہ پر نظر کیے ایک صورت عامل کے سامنے آنے لگے گی۔ وہ سایہ متشکل ہو جائے گی۔ اب عامل جس وقت ذرا خیال کرے گا تو وہ صورت عامل کے سامنے آموجود ہوگی۔ خواہ رات ہو یا دن روشنی ہو یا اندھیرا۔ اس وقت عامل صورت عاشق کے ہونا چاہیئے یہ کوشش کرے کہ آنکھوں سے اوجھل نہ ہو پہلے یہ صورت بجلی کی طرح روشن اور ادھر سے ادھر سے ادھر بھاگتی دکھائی دے گی۔ پھر زیادہ مشق ہو جانے سے اس میں ٹھہراؤ پیدا ہوتا جائے گا۔ اور اس کے بعد ہر وقت اس صورت کو اپنے سامنے دیکھے گا بلکہ سونے میں بھی نظر آئے گی۔

اس دوران میں ایسے خوابوں کا سلسلہ بھی شروع ہو جاتا ہے جو صبح کو سچے ہو جاتے ہیں خواب میں کسی دوست کو دیکھا تو صبح وہ دروازہ پر حاضر ہے یا خواب میں کوئی خبر ملی اگلے دن وہی خبر بھی مل گئی۔ لیکن ان کا اظہار کسی پر نہ کرے۔ اب تصوّر اس امر کا کرنا ہے کہ یہ غباری صورت مثل آدمی کے متشکل ہو جائے ہاتھ پاؤں آنکھ کان سب ہو بہو نظر آئیں جب ایسا ہو جائے تو پھر اس امر کا تصوّر کرے کہ اب یہ مجھ سے بولے گا۔ اب گفتگو کرے گا۔ چنانچہ اس سے خود بات کرنے کی کوشش نہ کرے اور دوران عمل وہ خود بولے تو بھی نہ بولے۔ بشرطیکہ یہ عمل تصور کے نہ ہوں۔ بلکہ کسی اسم یا آیت یا کے پڑھنے کے ہوں۔ بلکہ کسی اسم یا آیت کے پڑھنے کے ہوں۔ جب عمل ختم کر لے تب گفتگو کرے۔

وہ طریقے جن میں اسم یا آیت یا منتر وغیرہ پڑھ کر ہمزاد کو مسخر کیا جاتا ہے اس میں بھی غباری شکل پیدا ہوتی ہے وہ اس اسم کی وجہ سے ہوتی ہے جو بعد میں عمل کے زور سے متشکل ہو جاتی ہے اور ہمکلام ہونے کے لئے مجبور ہو جاتی ہے۔

عمل کے درمیان رکاوٹیں

عمل کے دوران ہمزاد ایسے طریقے اختیار کرتا ہے کہ عمل پورا نہ ہو سکے بعض اوقات ایسی خبر دیتا ہے کہ عامل عمل چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ مثلاً ایک عامل کو اس کے کسی رشتہ دار نے عمل کے دوران اطلاع دی کہ جلدی چلو تمہارا بچہ چھت سے گر گیا ہے عامل عمل چھوڑ کر گھبرا کر بھاگا۔ گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ بچہ صحیح سلامت ہے اور وہ چھت پر گیا ہی نہیں۔

بعض اوقات باہر میدان میں عمل کریں تو معلوم ہوگا کہ سخت آندھی اور بارش آنے والی ہے تاکہ عامل گھبرا کر عمل ترک کر دے حالانکہ درحقیقت کچھ نہیں ہوتا۔

بعض اوقات ڈراؤنی شکلیں نظروں کے سامنے آتی ہیں بعض اوقات خوفناک آوازیں آتی ہیں اور وہ دم بدم نزدیک آتی معلوم ہوتی ہیں۔

میں ایک دفعہ ایک عمل آبادی سے دور ایک میدان میں کر رہا تھا ایک کتا اپنے دور بٹھا رکھا تھا اپنی حفاظت اور خبرداری کے لئے ایک دن میرے مصلے کے آگے سے ایک سانپ تیز دوڑتا ہوا گذرا اور اس نے جا کر کتے کو کاٹ لیا کتے کی دردناک آواز ایسی نکلی کہ مجھے عمل چھوڑنا پڑا اور جب بھاگ کر میں نے کتے کو دیکھا تو کتا صحیح سلامت و تندرست تھا کسی چیز نے اسے نہ کاٹا تھا مجھے اس دفعہ دوبارہ عمل کرنا پڑا۔

بعض اوقات عمل ختم ہوتا ہے اور ہمزاد حاضر ہوتا ہے تو وہاں بھی وہ فریب دینے کی کوشش کرتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حیدرآباد میں پکے قلعہ کے قبرستان میں ہمزاد کا عمل کیا وہاں سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ریلوے اسٹیشن ہے۔ اور قبرستان کے ساتھ ہی پکی سڑک ہے جو ریلوے اسٹیشن جاتی ہے اکیس دن پورے ہوگئے اور ہمزاد حاضر نہیں ہوا۔ صبح جھٹ پٹے کا وقت تھا۔ عامل نے چند منٹ انتظار کیا۔ مایوسی سے لوٹنے ہی والا تھا۔ کہ ایک مسافر سر پر سامان اٹھائے اس کے پاس آیا۔ یہ دراصل ہمزاد تھا اور کہا اسٹیشن کا مجھے راستہ بتاؤ عامل نے کہا چلو میں نے بھی اسی وقت جانا ہے تمہیں اسٹیشن چھوڑ دوں گا۔ چنانچہ دونوں اکٹھے چل کھڑے ہوئے ہمزاد نے کہا

کہ اچھا ہوا مجھے تم ساتھی کے طور پر مل گئے ورنہ اندھیرے میں میں اسٹیشن تک نہ پہنچ سکتا۔ عامل کا مکان ریلوے اسٹیشن کے پاس تھا بلکہ پہلے آتا تھا۔ جب عامل اپنے مکان کے پاس پہنچا تو اس نے کہا یہ میرا مکان ہے میں یہاں ٹھہروں گا۔ وہ اسٹیشن ہے تم چلے جاؤ تو ہمزاد نے کہا کیا میں چلا جاؤں عامل نے کہا ہاں جاؤ ہمزاد نے پھر کہا کہ کیا واقعی تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں۔ عامل نے کہا عجیب آدمی ہو اسٹیشن جانے کے لئے کہہ رہے تھے۔ جاؤ مجھے چھوڑنے کا کیا سوال ہے ہمزاد جو مسافر کی شکل میں تھا۔ کہنے لگا۔ تمہاری خوشی اسی میں ہے تو میں چلا جاتا ہوں۔ عامل نے تنگ آ کر کہا عجیب بے وقوف انسان ہو ذرا راستہ بتا دیا ہے تو سر پر ہی چڑھ بیٹھے ہو جاؤ دفع ہو جاؤ۔

یہ کہہ کر اپنے مکان کے اندر قدم رکھا ہمزاد نے منہ موڑا تو عامل کو ایک برقی جھٹکے کی طرح یہ احساس ہوا کہیں یہ ہمزاد نہ ہو۔ فوراً دروازہ سے باہر آ کر دیکھا۔ تو وہاں کوئی نہ تھا۔ ادھر ادھر بھاگا۔ مگر کوئی مسافر اسے نظر نہ آیا ہمزاد اسے دھوکہ دے کر رخصت ہو گیا۔

عامل کو عمل کے دوران اور اختتام عمل تک انتہائی ہوشیاری سے رہنا چاہیئے عقل و ہوش کو قائم رکھنا چاہیئے۔ کوئی نیا واقعہ ہو تو فوراً اسے ہمزاد کی کارستانی سمجھے اور خوف کسی چیز سے نہ کھائے ہمزاد یا کوئی دوسری چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ عمل کے وقت عامل با قوت ہوتی ہے۔

تسخیر ہمزاد

آدمی کا جسم خاکی جو نظر آتا ہے دراصل انسان کا گھر ہے اور اس میں وہ مقید ہے پس جسم کثیف کے اندر جو جسم لطیف ہے وہی دراصل انسان ہے جو لوگ اس راز سے واقف ہیں وہ اس جسم خاکی کو چھوڑ کر باہر نکل سکتے ہیں۔ آناً فاناً میں ہزاروں میل بلا تکان سفر کر سکتے ہیں ہر بشر کے نیک و بد حالات سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ پوشیدہ خبروں کو معلوم کر سکتے ہیں ہزاروں میل کی خبر بہ چشم زدن میں منگوا سکتے ہیں غرضیکہ ہمزادوں کا صحیح معنوں میں دوست ہر وقت فرمانبرداری کے لئے حاضر اور ہر ایک حکم کو بجا لانے کے لئے کمربستہ رہتا ہے۔ عامل ہمزاد صاحب لطیف اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے پس شائقین مندرجہ ذیل ترکیب سے اپنے مطلب کو پہنچ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۱ شمعی

ایک مکان علیحدہ معین کرکے خوب صاف کرلیں اور دیواروں پر صاف مٹی یا قلعی کروالینی چاہیئے اگر چاروں دیواریں صاف نہ کراسکیں تو مغرب رخ کی دیوار کو ضرور صاف کرلینا چاہیئے۔

۲۔ عمل سے پیشتر دھوپ وغیرہ دے کر کمرے کو معطر کرنا چاہیئے اور عامل کے سوائے اور کسی بھی شخص کو اس مکان میں نہ جانا چاہیئے اول تو عامل کو چاہیئے۔ کہ مادر زاد ننگا ہو کر ورنہ ایک لنگوٹ کے سوا اور کوئی کپڑا جسم پر نہ رکھے۔ اور ہر روز بلاناغہ مشق کرے ناغہ کرنا موجب نقصان ثابت ہوتا ہے اور عامل جو چیز بھی کھائے اول بنام ہمزاد زمین پر تھوڑی سی ضرور ڈال دے۔

۳۔ چاند کی پہلی تاریخ کو اس عمل کا آغاز کرنا جائز ہے۔

عمل یہ ہے

مکان میں ایک چراغ روشن کرکے اپنی پشت سے اونچا رکھ دے اور آپ مغرب رُخ کی دیوار کی طرف منہ کرکے چوکڑی مار کر بیٹھ جائے اور دیوار پر اپنی تصویر یا سایہ کو خوب غور سے کامل ایک گھنٹہ ٹھیک دیکھے۔ اپنی نظر کو سایہ کی پیشانی پر رکھے جونہی نظر کو تکان معلوم ہو اور پلک گرنے لگے تو فوراً اپنی نظر کو اوپر اٹھائے اس وقت عامل کو اپنے تمام دوران عمل روشنی کا محیط یعنی دائرہ سا نظر آئے گا ابتدائی مشق میں سایہ کبھی ظاہر کبھی غائب نظر آئے گا۔ اور اکثر مختلف رنگ اور عجیب وغریب چیزیں بھی نظر آئیں مگر عامل کو مستقل مزاجی سے بلاخوف وخطر اپنی مشق کو دن بدن زیادہ کرتا جائے اور ہر وقت عامل اپنے خیالات کو پاک وصاف رکھے۔

عمل نمبر ۲ آفتابی

اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر غسل کرکے عمل کی نیت سے باہر کھلے میدان میں چلا آئے۔ تو بادس بجے کے قریب وقت ہو آبادی سے دور باہر جنگل میں پہنچے تمام بدن کے کپڑے اتار دے۔ ستر پوشی کے لئے صرف ایک لنگوٹ رکھے اور سورج کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو جائے کہ اپنا سایہ زمین پر صاف نظر آتا رہے زمین بھی ہموار ہو تاکہ تمام سایہ صحیح طور پر نظر آتا رہے نزدیک کوئی درخت نہ ہو تاکہ اس کا سایہ عامل کے سایہ کو خراب نہ کردے اب اپنے سایہ کے گردن کے مقام پر خوب

توجہ سے دلی شوق سے دیکھنا شروع کرے۔ اس دیکھنے کی مشق بتدریج بڑھتی جائے۔ چند منٹ دیکھنے کے بعد جب نظر تھکنے لگے۔ تو سایہ سے نظر ہٹا کر آسمان پر نظر کرے بلکہ بلاگرے پلکوں کے آسمان کی طرف دیکھے۔ ویسی ہی شکل آسمان پر نظر آئے گی۔ لیکن دھندلی سی اسے کوئی دو منٹ غور سے دیکھتا رہے۔ پھر سایہ کو دیکھنا شروع کردے۔ دل ہی دل میں خیال رکھے کہ میں اپنے ہمزاد کی تسخیر کر رہا ہوں سایہ پندرہ منٹ تک دیکھتا رہے پھر نظر ہٹا کر آسمان کی طرف دو منٹ دیکھے۔ اس طرح ایک گھنٹہ میں چند بار ایسا کرے کہ پندرہ منٹ سایہ پر نظر رکھے اور دو منٹ آسمان کا سایہ دیکھے اسی طرح ہر روز عمل جاری رکھے اور ہر روز یہی خیال رکھے۔ کہ ہمزاد روز بروز نیچے اترتا آتا ہے اور واقعی ایسا معلوم ہوگا کہ ہمزاد نزدیک آرہا ہے اور اس کی غباری شکل بھی روز بروز صاف اور روشن ہوتی جاری ہے چھ ماہ کی اندر ہی اندر بالکل روشن شکل عامل کے سامنے آکر کھڑی ہو جائے گی ہر روز وقت مقررہ پر عمل کیا کرے۔

اور بالکل منتشر نہ ہونے دے۔ کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یکسوئی قلب سے سایہ کو خوب اچھی طرح دیکھے جب سایہ بخوبی نظر آنے لگے۔ اور یہاں تک مشق بڑھ جائے کہ جس وقت عامل نظر اٹھائے۔ اوپر کی طرف تبھی سایہ محیط نظر آئے اس درجہ پر پہنچ کر اپنے سایہ کو قوت خیال اور آزادی سے اوپر سے نیچے کو اتار دے اور اپنے نزدیک اور مقابلہ میں لانے کی زبردست کوشش کرے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ سایہ ایک صورت میں منتقل ہو کر عامل سے گفتگو کرے گا۔ یہی ہمزاد ہے جو پوچھنے پر مخفی بھیدوں کو بتا دوں گا اور عامل کی سب جائز ضروریات کو پورا کرے گا عملیات کو ناجائز ضرورت پر استعمال کرنے والے جہنمی عذاب کی سختیوں سے بچ نہیں سکتے۔

عمل نمبر ۳ شمعی

ایک کمرہ عمل کے لئے علیحدہ تجویز کرد۔ اس کے فرش در ودیوار اور چھت پر آسمانی رنگ کے رنگین کاغذ چپکا دو روشنی کے لئے دو تین کھڑکیاں ہوں مگر سب پر نیلے رنگ کے پردے پڑے ہیں اب تم میٹھے تیل کا ایک دیا جلاؤ اور پس پشت رکھ کر عکس کی گردن پر نظر جما کر دیکھنا شروع کرو۔ اور دل میں مضبوط ارادہ جمائے رکھو کہ یہی عکس ابھی ابھی انسانی شکل میں متشکل ہوا چاہتا ہے

ایک گھنٹہ کے بعد نظر وہاں سے ہٹا کر چھت کی طرف دیکھنا شروع کرو۔ اندازاً۔ ا منٹ تک اسی سمت دیکھتے رہو عجیب نظارہ دیکھو گے پھر تم اسی خیال میں مگن ہو جاؤ کہ ہمزاد ابھی ابھی ظاہر ہوا چاہتا ہے متواتر ایک گھنٹہ تک اسی تصور میں محو رہو اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں تین بار اس عمل کو کیا کرو۔

دن رات خلوت میں رہو بعد گزرنے ایک ہفتہ کے کمرہ سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے کمرہ میں واپس آجایا کرو جب سخت بھوک لگے دودھ یا کوئی ہلکی غذا کھا لیا کرو کسی سے بو نہ چالو۔ جو آدمی تمہاری خوراک لے کر آئے اس سے بھی آنکھیں نہ ملانا ضرورت پڑنے پر صرف اشارہ سے یا لکھ کر بات چیت کر لینا۔ چالیس روز تک لبوں پر مہر خاموشی لگائے رکھنے سے بدن میں گرمی بہت بڑھ جائے گی۔ اس لیئے دوران عمل میں خالص دودھ مکھن گھی کا استعمال بکثرت کرو۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر کیا کرنا چاہیئے

ہمزاد کو سامنے دیکھ کر اور باتیں کرتے سن کر عامل کو کسی قسم کا خوف دل میں نہ لانا چاہیئے ورنہ نقصان بلکہ خوف جان ہے انسان جو اشرف المخلوقات اور خدائے پاک کا جزو لطیف ہے دراصل اسے دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی گزند نہیں پہنچا سکتی بشرطیکہ وہ خدا کی بنائی ہوئی قدرت سے برسرپیکار نہ ہو قدرت کہتی ہے کہ جھوٹ نہ بولو کسی کو دھوکا مت دو حرامکاری نہ کرو ہمیشہ عبادت الٰہی میں مشغول رہو۔ اور عذاب خدا سے ڈرو جو شخص قادر قدرت کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ قدرت ہر مشکل سے مشکل میں اس کی معاون ہوتی اور اس کے سر پہ نازل ہونے والی ہر آفت کا دفیعہ خود بخود کر دیتی ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ ہمزاد ایک خوفناک ہستی ہے اس سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہیئے جو ایسا کہتے ہیں۔ وہ بکواس کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہمزاد کوئی جن یا بھوت نہیں۔ بلکہ انسان کا اپنا ہی جسم لطیف ہے۔ اس کی شکل بعینہ عامل کی شکل کے مطابق ہوتی ہے۔ سر مو فرق نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ عامل کے لباس کے مطابق اس کا لباس ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسی حماقت اور کم سمجھی کی بات ہے کہ انسان اپنے ہی جسم سے خوف کھائے۔ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر جب کوئی شخص ہراساں نہیں ہوتا تو اپنے جسم سے کیوں خائف ہونا چاہیئے۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر اس کے اور عامل کے درمیان عموماً حسب ذیل بات چیت ہوا کرتی ہے،

ہمزاد:- آپ نے مجھے کیوں بلایا ؟

عامل:- میں تجھے اپنے بس میں کرنا چاہتا ہوں۔

ہمزاد:- مجھے مسخر کر کے آپ کو کیا فائدہ ہو گا۔

عامل:- میں اپنے کاموں میں تجھ سے مدد لینا چاہتا ہوں

ہمزاد:- ہمزاد آج سے آپ کا غلام ہوتا ہوں لیکن فلاں شرط ہے۔

عامل:- اپنی عقل اور ذہن رسا سے مشورہ لے کر بشرطیکہ ہمزاد کی شرط بالکل بے ضرر اور نہایت آسان ہو کہے مجھے منظور ہے۔

بعض وقت ہمزاد کوئی ایسی شرط بتاتا ہے جس کا بجالانا دشوار ہوتا ہے مثلاً مجھے روزانہ پیٹ بھر کھانا کھلادیا کرنا وغیرہ ایسی صورت میں عامل کو حکمت عملی سے کام لے کر فوراً انکار کرتے ہوئے کڑی شرط کو آسان میں تبدیل کرا لینا چاہیئے۔ اس وقت تو سب کچھ عامل کے اختیار میں ہوتا ہے مگر جب ایک مرتبہ عہد پیمان ہو گیا تو پھر زندگی بھر اس میں کسی قسم کا ردوبدل کرنا عامل کے اختیار سے باہر ہو جائے گا۔

بعض ہمزاد تیز طبیعت ہوتے ہیں اور تسخیر ہونے کے وقت عامل کو دھمکاتے اور گستاخی سے پیش آتے ہیں ایسی حالت میں عامل کو واجب ہے کہ اپنا رعب و وقار قائم رکھے۔ اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے ہمزاد سخت جواب پائیگا۔ تو خود بخود نرم ہو جائے گا۔ اور عاجزی کرے گا۔ مناسب یہ ہو گا کہ اس وقت ہمزاد سے کوئی نشان لے لی جائے۔ اس بات کے ثبوت کے لیئے کہ وہ ہمارا حلقہ بگوش ہو گیا ہے بشرطیکہ عہد و پیمان کے وقت اس بات کا انسداد نہ کیا جائے۔ تسخیر ہو جانے پر ہمزاد ہر وقت سایہ کی طرح عامل کے ساتھ رہتا اور کبھی جدا نہیں ہوتا دور دراز کے تحفہ تحائف اور میوہ جات وغیرہ چشم زدن میں لا حاضر کرتا ہے۔ سات سمندر پار گئے ہوئے عزیزوں کی خبریں لا دیتا۔ نیز ہر گھڑی عامل کے حکم کا منتظر رہتا ہے کئی کمزور دل عامل ہمزاد کے ہمیشہ ساتھ رہنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک قسم کا خوف پیدا ہو جاتا ہے اس لیئے اس بات کا اقرار ہمزاد سے پہلے روز ہی لے لینا چاہیئے کہ بلا بلائے ہرگز تمہارے سامنے نہیں آئے گا۔

ایک اعتراض

اپنا عیب کسی کو دکھائی نہیں دیتا پھر ملا کے جسم ہمزاد نے اپنا عیب کیسے دیکھ لیا؟ جان ہر شخص کو پیاری ہے۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو قتل کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ملا کے جسم لطیف (ہمزاد) نے اپنے ہی جسم کثیف (ملا) کو مار ڈالا۔ اور خود فنا ہو گیا۔

جواب:۔ ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ ہر انسان کے دو جسم ہوتے ہیں۔ ایک لطیف اور دوسرا کثیف۔ جب کسی انسان کی موت واقع ہوتی ہے تو حقیقت میں اس کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ صرف اس کے جسم کا خاکی جامہ اتر جاتا ہے اور وہ عریاں ہو جاتا ہے روح جو دراصل حقیقت ہے اور جس کے پرتو سے ہر دو اجسام کثیف و لطیف زندہ کہلاتے ہیں اپنی نورانی شعاعوں کو سمیٹ کر جسم لطیف تک محدود کر لیتی ہے اور جسم کثیف بے نور ہو کر مردہ ہو جاتا ہے یا یوں سمجھو کہ ایک انسان کا خاکی جسم فنا ہو جانے پر فی الاصل اس کی موت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ عریانی ہو جاتی ہے اور اس کی ہستی جوں کی توں قائم رہتی ہے اگرچہ اپنی آنکھوں سے مرنے والے کو نہیں دیکھ سکتے اور یہ سمجھ کر کہ وہ فنا ہو گیا۔ بے چیخے چلاتے ہیں[1]

کوئی شخص اپنے اچھے یا برے اعمال کی سزا و جزا سے نہیں بچ سکتا۔ ملا کی آنکھوں پر لذائذ دنیوی کے حصول نے جہالت اور گمراہی کی پٹی باندھ دی تھی اور اسے نیک و بد کی تمیز نہیں رہی تھی۔ مگر ہمزاد جانتا تھا کہ اس کے گناہوں کی سزا اسے بھگتنا پڑے گی اس لئے جسم کثیف (ملا) کے نیست و نابود کرنے میں ہی اس نے اپنی بہتری سمجھی۔

عمل نمبر ۴۔ بلوری

ایک بڑا سا آئینہ جس میں سر سے لے کر چھاتی تک کا تمام جسم بخوبی دکھائی دے سکے۔ خرید لو

[1] مسلمانوں کے پاس ایسے عمل ہیں کہ روحوں سے بات چیت کی جا سکتی ہے۔ یورپ والوں نے ایک نئی ایجاد اسپرٹس کمیونی کیٹر نکالی ہے جس کی بدولت ہمیں اس کی صداقت کا پتہ چلتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے مرحوم عزیزوں سے بات چیت کی اور بات کا اطمینان کیا کہ اگرچہ وہ دنیا والوں کی مادی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں مگر ان کا وجود جوں کا توں قائم ہے۔

دن میں کسی وقت علیحدہ کمرے میں شمال کی جانب منہ کر کے آئینہ میں سے اپنے عکس کی ناک کی جڑ میں نظر کی ٹکٹکی جما کر دیکھنا شروع کر دو حتی الامکان آنکھ نہ جھپکو اور دل میں مضبوط ارادہ جمائے رکھو کہ ہمزاد ابھی ابھی مجسم شکل میں تمہارے روبرو ظاہر ہوا چاہتا ہے اس خیال میں یہاں تک محو ہو جاؤ کہ دنیا و مافیہا کا کچھ بھی ہوش باقی نہ رہے کامل ایک گھنٹہ تک اس عمل کو کرو۔ ہر روز عمل کرنے کے بعد آسمان کی سمت دیکھ لیا کرو۔ پندرہ روز میں دھندلی شکل میں سفید رنگ کا ہمزاد آسمان پر دکھائی دینے لگتا ہے مگر اس عمل کو متواتر تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیئے تین مہینوں میں تمہیں اتنی قدرت حاصل ہو جائے گی کہ لوگ تمہیں پہنچا ہوا ولی اللہ سمجھنے لگیں گے۔

سر سے لے کر پیر تک کسی شخص کو ایک نظر دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے تم اس کے اچھے یا برے حالات سے فوراً باخبر ہو جایا کرو گے قدرتی قانون کے مطابق کسی اچھی یا بری علامات کے وقوع میں آنے کا اثر پہلے جسم لطیف پر ہوتا ہے کسی بیمار کو دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے اگر اس کا ہمزاد تمہیں سر قلم دکھائی دے تو سمجھ لو کہ اس شخص کی زندگی چند روزہ ہے اور کسی علاج سے شفایاب نہیں ہو گا۔ اس کے برعکس اگر ہمزاد صحیح و سالم دکھائی دے تو بے دھڑک ہو کر اس کا علاج کر دو وہ ضرور بچ جائے گا۔

عمل نمبر ۵۔ بلوری

یہ طریقہ مجھے ایک مسلمان فقیر سے ہاتھ لگا تھا نہایت ہی بے ضرر بے خطر اور سہل الحصول ہے ایک قد آدم آئینہ لے کر اس کو دیوار کے ساتھ لگاؤ۔ خود سامنے کھڑے ہو کر اس میں سے اپنی شکل کو بغور دیکھنا شروع کر دو۔ پندرہ منٹ تک اپنے جسم کے ایک ایک عضو اور چہرے کے خط و خال کو خوب غور سے دیکھتے رہو پھر آنکھیں بند کر لو۔ اور سامنے بچھی ہوئی چارپائی پر چت لیٹ کر اپنے جسم کے تمام اعضاء کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دو کہ گویا ساری جان تمہارے جسم سے نکل کر دماغ میں ہو گئی ہے اس حالت میں کوئی دوسرا خیال دل میں نہ آنے پائے بذریعہ تصور آنکھوں کے سامنے آئینے میں دیکھے ہوئے اپنے عکس کو قائم کرنے کی مشق کرو اور سوچو کہ گویا سچ مچ تمہارا ہمزاد مجسم شکل میں ہاتھ باندھے تمہارے روبرو کھڑا ہے اور حلقہ غلامی میں رہنے کی التجا کر رہا ہے۔ وہی آنکھیں ہیں وہی پیشانی وضع قطع لباس سب

کچھ ویسے کا ویسا۔ برابر ایک گھنٹہ تک اس تصور میں محو ہو اور یہی عمل شام کو بھی کرو۔ چند روز کے عمل سے تمہارے خیال و تصور میں اس قدر پختگی آجائے گی کہ بغیر آئینہ کے جب چاہو گے ہمزاد کی شکل سامنے لے آیا کرو گے۔ رفتہ رفتہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت ہمزاد کی تصویر تمہاری آنکھوں کے سامنے رہنے لگے گی۔ اس عمل سے ہمزاد اکیس روز کے بعد انسانی جامہ پہن کر سامنے آئے گا۔ اور ہمکلام ہوگا۔

چند ضروری ہدایات کا اعادہ

۱۔ عمل شروع کرنے سے قبل اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہیے کہ تم اسے سرانجام دے سکو گے یا بیچ میں ہی چھوڑ دو گے اگر چند روز کر کے عمل کو چھوڑ دینا ہو۔ تو اس سے نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

۲۔ رازداری شرط ہے تمہارا کوئی دوست یا قریبی رشتہ دار بھی اس بات سے واقف نہ ہونا چاہیے کہ تم تسخیر ہمزاد کرنے لگے ہو۔

۳۔ نہایت استقلال اور حوصلہ کے ساتھ اس کام میں ہاتھ ڈالو۔ خلاف توقع کوئی شکل یا اشکال دیکھنے نیز کامیابی میں تاخیر واقع ہونے سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

۴۔ تم کو اس بات کا یقین کامل ہونا چاہیے کہ ضرور ہمزاد کو تسخیر کرو گے۔ کیونکہ یقین اور وثوق ایک نہایت زبردست طاقت ہے جس کی بدولت مشکل سے مشکل کام بھی حل ہو جاتے ہیں۔

۵۔ عمل کے لئے ایک علیحدہ کمرہ منتخب کرے جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو۔ اور نہ ہی طبیعت کو برطرف کرنے کے لئے کوئی غیر ضروری چیز ہو۔

۶۔ دوران عمل میں پرہیزگار اور صاف ستھرے رہو۔ خوشبودار تیل کپڑوں میں لگاؤ۔ چندن یا لوبان کی دھونی بوقت عمل مکان میں دو۔

۷۔ ایام عمل میں گوشت اور منشی اشیاء سے پرہیز رکھی اور زود ہضم غذا کھاؤ مگر پیٹ بھر کر نہیں

۸۔ صبر و استقلال کو ہاتھ سے مت جانے دو۔ بسا اوقات عملیات کا ظہور دیر میں ہوتا ہے اس لئے استقلال نہ رہنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ بعض عامل دوسرے تیسرے دن سے ہی مشاہدات دیکھنے لگ جاتے ہیں اس کے برعکس بعض کو دو دو ماہ تک کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے تم بد اعتقادی کو دل میں جگہ نہ دینا۔

۹۔ پہلے روز جس جگہ جس وقت عمل کرو۔ ہر روز بلاناغہ اسی جگہ اور اسی وقت سے عمل کا آغاز کرنا ہے۔

۱۰۔ جب ہمزاد کی صورت مکمل نظر آنے لگے تو خود بخود اس کو مخاطب نہ کرو بلکہ اس بات کا یقین کر لو کہ ہمزاد خود بخود تم سے ہمکلام ہوگا۔ ہمزاد سے کوئی ناجائز کام ہرگز نہ لینا چاہیے۔

عمل نمبر ۶

اس قسم کے عملیات میں سے ایک نہایت معتبر عمل پیش کرتا ہوں۔ یہ عمل رات کے ۱۲ بجے سے صبح کی نماز تک کیا جا سکتا ہے اور کوئی وقت نہیں دریا کا کنارہ ہو کوئی دوسرا آدمی سامنے نہ ہو پرہیز جلالی کیا جائے اور اس کے تین چلے کئے جائیں ہر چلہ چالیس چالیس یوم کا ہے پہلے چلہ میں یہ احساس ہوتا ہے کہ کوئی دوسری پوشیدہ صورت میرے ساتھ ہے کبھی کبھی سوال کا جواب بھی مل جاتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی سوال لکھ کر رکھ دیا اور اس کا جواب مل گیا۔ دوسرے چلہ میں صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی دوسری ذات ہمارے ساتھ ہے مگر وہ نظر نہیں آئے گی ہر سوال کا جواب ملتا رہے گا۔ اور غائبانہ طور پر کوئی شخص باتیں کرتا معلوم ہوگا۔ تیسرے چلہ میں شروع سے ہی عامل کو خوف دلایا جاتا ہے پوشیدہ مختلف صورتیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ بالمشافہ گفتگو شروع ہو جاتی ہے۔ اگر عامل نے یہ چلہ پورا کر لیا۔ تو چالیسویں دن ہمزاد تابع فرمان ہو کر سامنے حاضر ہو جاتا ہے اور ہمیشہ کے لئے غلام بن جاتا ہے یہ عمل قبلہ رخ ہو کر پڑھیں اور ۴۰ دن میں سوا لاکھ پورا کریں۔ اس کے لئے دو باتیں یاد رکھیں ایک تو اگر ایک دن بھی ناغہ ہو گیا تو عمل ضائع ہو جائے گا۔ دوسرے اس کے عامل کو غصہ بہت آتا ہے بعض اوقات نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ وقت جگہ اور مقام کی پابندی ضروری ہے دریا سے مراد نہر تالاب نہیں عمل یہ ہے۔ اللہ بادشاہ ہے محمد ہے وزیر علی کاردان۔ دیوان وزیر۔

عمل نمبر ۷۔ سفلی

میرا تجربہ نہیں اکثر سنا گیا ہے کہ سفلی عمل بہت جلد اثر کرتے ہیں اور یہ صحیح ہو تو عجب نہیں اس لئے کہ نیک بننا مشکل ہے اور بد بننا آسان ہے۔ تسخیر ہمزاد کا ایک طریق سفلی تحریر کرتا ہوں مگر نہ میرا معمول ہے نہ میں کسی کے گناہ کا ذمہ دار ہوں جو صاحب کریں۔ عذاب و گناہ کے خود ذمہ دار ہوں

گے ۔ یہ عمل سات دن کا ہے اور سات دن تک نجس یعنی حالت جنب میں رہنا پڑتا ہے۔ دورانِ عمل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ منہ سے نہ نکلے۔ ورنہ عمل ضائع ہوگا۔ غرضیکہ سراپا شیطان بننا پڑے گا۔ جس قدر نجاست کے قریب رہو گے اسی قدر زیادہ اثر ہوگا۔ ترکیب یہ ہے کہ تو چند سے اتوار یا منگل کے دن اس عمل کو شروع کرو۔ پہلے چوراہے کی مٹی لا کر بہت سی جمع کر لو اور اتوار یا منگل کے دن صبح کے وقت ۱۴۱ غلولہ (گول گول جیسے سوڈا واٹر کی بوتلوں میں انٹے ہوتے ہیں) بناؤ رات کو کھانے پینے اور تمام ضروریات سے فارغ ہو کر کوٹھڑی میں داخل ہو جاؤ۔ جو پہلے سے منتخب کر لی ہو اور سوائے تمہارے دوسرا کوئی وہاں نہ ہو۔ نہ کوئی سامان ہو بالکل خالی ہو سرسوں کے تیل کا چراغ جلا کر جس میں خوب موٹی بتی پڑی ہو اپنے پیچھے رکھو۔ تمہارا سایہ سامنے پڑے گا۔ اب سایہ پر گردن کی رگ پر نظر جما کر ہر غلولہ پر یا اَدَاجِلھَا ۱۴۱-۱۴۱ مرتبہ پڑھو ۱۴۱ غلہ ہر غلہ پر ۱۴۱ بار یہ نام پڑھو جب غلہ ختم ہو جائے تو اسی جگہ سو رہیں زمین پر صبح کو اٹھ کر ان غلوں کو کنوئیں میں ڈال دیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم سے قبل اس وقت تک کسی نے اس کنوئیں سے پانی نہ بھرا ہو۔ اگر پانی بھر لیا ہو گیا تو عمل بیکار ہوگا۔ اس کے لئے ایسا کنواں تلاش کرو جس پر سے پانی کم بھرا جاتا ہو جس کنوئیں میں پانی نہ ہو۔ اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ غلہ ڈالنے کے بعد پھر اپنی جگہ پر واپس آ جاؤ جہاں عمل پڑھا تھا اور شام کے لئے پھر ۱۴۱ غلہ بناؤ بس ایک دن کا عمل ختم ہوا۔ رات کو عمل پڑھنے کے لئے کوٹھڑی میں داخل ہونے کے وقت سے صبح تک جب تک شام کے لئے غلہ بنالو کسی سے بات نہ کرو۔ نہ کوئی چیز کھاؤ نہ اس کوٹھڑی سے باہر نکلو سوائے صبح کے غلہ ڈالنے کے لئے اسی طرح سات یوم برابر کرو۔ ساتویں روز ہمزاد حاضر ہوگا۔ اور فرماں برداری کا اقرار کرے گا۔ عمل ختم ہونے کے بعد غسل کر سکتے ہو۔ اس سے ہمزاد پر اثر نہ پڑے گا۔ مگر وہ نیک باتوں سے ناخوش اور بری باتوں سے خوش رہے گا۔

عمل نمبر ۸ ۔ بدری

کہ تسخیر ہمزاد میں زیادہ کام تصور کا ہے پڑھنے کے لئے کوئی عبارت یا الفاظ محض عقائد کی بناء پر ہیں۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ حروف میں اثر ہے مگر تسخیر ہمزاد میں حروف سے زیادہ اثر تصور کا

یعنی تسخیر ہمزاد تمام ہی تصور کا ہے۔ ہندو مہاتما (عاملین) تسخیر ہمزاد کے لئے کوئی منتر تجویز نہیں کرتے بلکہ صرف خیال سے ہی تسخیر ہمزاد کی تعلیم دیتے ہیں۔ جیسا کہ شروع کے دو عمل میں نے لکھے ہیں۔ اب ایک آسان ترکیب تسخیر ہمزاد کی پیش کرتا ہوں پہلے مکان میں ایک کوٹھڑی تجویز کریں جو بالکل علیحدہ اور اس میں مغرب کی طرف دیوار ہو۔ اس مغربی دیوار کو خوب گہری قلعی سے صاف و شفاف کر لیں۔ کسی مہینہ کی ۱۳ تاریخ گزر کر جو رات آئے (چودھویں شب پورن ماشی) تو آپ اس عمل کو شروع کریں۔ ایک چراغ میں تلی کا تیل (روغن کنجد) بھر کر اس میں خوب موٹی بتی ڈال کر روشن کریں۔ آپ اپنا منہ مغرب کی طرف کریں اور چراغ کو اپنی پشت پر اس طریق سے رکھیں کہ آپ کا سایہ بالکل آنکھوں کے محاذی ہو نہ جھکنا پڑے نہ سر اونچا اٹھانا پڑے اب تم چوکڑی مار کر بیٹھو (یہ عمل رات کے گیارہ بجے شروع کریں) اور اپنی رگ گردن پر نظر جما کر غور سے دیکھیں اور یہ تصور کریں کہ یہ سایہ اب مجسم ہو کر سامنے آتا ہے جس وقت آنکھ تھک جائے تو پلک نہ ماریں بلکہ اوپر چھت کو دیکھنے لگیں۔ اوپر کو دیکھتے ہوئے پلک مار کر پھر نگاہ کو قوی کر کے رگ گردن پر جمالیں۔ اسی طرح جب نظر تھک جایا کرے تو اوپر کو دیکھتے ہوئے پلک مار کر نگاہ کو قوی کر لیا کریں۔ ایک گھنٹہ ٹھیک اس عمل کو کریں روزانہ اس طرح ایک گھنٹہ مشق کیا کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک ہفتہ کی مشق میں وہ سایہ متحرک ہونا شروع ہوگا اور روزانہ اس میں حرکت زیادہ ہوتی جائے گی یہاں تک کہ اکیس دن میں وہ سایہ مجسم ہو کر آپ کے سامنے آ جائے گا۔ جس وقت ہمزاد آپ کے سامنے آئے تو وہی چراغ جس میں تیل بھرا ہے اس وقت جس قدر بھی باقی ہو اس کے سامنے کر دیں۔ ہمزاد تیل پی جائے گا۔ اور آپ کے تابع فرمان ہے اپنے دل کو مضبوط رکھو۔ اگر بعض عجائبات یا حرکات سامنے آئیں تو اس سے مطلق خوف نہ کرو۔ کیونکہ حقیقت میں وہ کوئی شے نہیں۔ نہ اس سے کسی نقصان کا خطرہ ہے۔ اگر تمہارا خیال پختہ ہے تو ایک ہی ہفتہ میں تم کو حرکت سایہ کی معلوم ہوگی۔ ورنہ پندرہ یوم تک ضرور حرکت کرے گا جس جگہ تم عمل کرتے ہو اس جگہ صرف عمل پڑھنے کے وقت کوئی دوسرا نہ ہو۔ عمل کے خلاف وقت میں کسی کو آنے جانے یا رہنے سے کوئی نقصان نہیں۔ چراغ خوب بڑا ہو۔ جس میں بہت سا تیل آئے اور روزانہ اسے بھر لیا کرو۔ جب عمل ختم ہو تو اس چراغ کو بجھا کر رکھ دو۔ ایک ہی چراغ آخر عمل تک کافی ہے کسی قسم کا پرہیز اس میں نہیں بس اپنے تصور کو تیز کرتے جاؤ کہ یہ سایہ مجسم ہو کر میرے سامنے کھڑا ہے۔

عمل نمبر ۹۔ دوسرے کا ہمزاد

جو شخص ناتوار یا منگل کو مرجائے تو غسل کے وقت وہ روئی جو کانوں میں لگاتے ہیں وہ روئی کسی طرح سے حاصل کرے اور اس روئی کو بکس میں بند کر دے اس وقت سے کسی سے بات چیت نہ کرے۔ جب مردے کو قبرستان لے جانے لگیں۔ تو عامل اگر مسلمان ہو تو یا بُعثُ اور اگر عامل ہندو ہے تو ہر انگ سوانگ پڑھتا ہوا ساتھ جاوے۔ اگر ممکن ہو تو مردے کے کان میں کہے کہ میں رات کے ۱۲ بجے آؤں گا۔ واپسی پر سب لوگوں سے الگ آوے گھر آنے تک کسی سے بات چیت نہ کرے رات کو ایک سیر آٹے کر اس کی موٹی موٹی دو روٹیاں پکوائے اور اس میں آٹے کا ایک چراغ بھی بنائے۔ چراغ میں گھی بھی ڈالے اور بتی اس روئی کی ڈالے۔ جس کو دن میں حاصل کیا تھا گھی روٹیوں کو لگا کر اوپر تھوڑا سا گڑ رکھ کر قبرستان یا مرگھٹ کو جاوے اگر قبر پر جائے تو چراغ قبر کے درمیان جگہ پر رکھے چراغ کا رخ مغرب کی جانب اور اپنا رخ چراغ کی طرف یعنی مغرب کو پشت کر کے یا بُعثُ بلا تعداد پڑھنا شروع کر دے اگر عامل ہندو ہے تو بھی اسی جگہ عمل کرے جہاں پر مردہ جلایا گیا تھا۔ ہندو کو پڑھنا ہوگا ہر انگ سوانگ تصور ہر دم مردے کا رکھے بعد دو گھنٹے کے ایسا معلوم ہوگا کہ قبر شق ہو گئی اور مردہ سامنے نظر آئے گا۔ خوف ہرگز نہ کھائے کوئی نقصان نہیں کر سکتا۔ مردہ کو دو روٹیاں دکھاؤ۔ وہ روٹیاں مانگے گا۔ تب اس سے ہمکلام ہو کر کہو ہم تم کو روٹیاں تب دیں گے۔ جب تم ہمارے کام آسکو گے۔ اگر وہ کام کرنے سے انکار کرے تو تم بھی روٹیاں دینے سے انکار کر دو۔ اگر وہ کام کرنے میں ہاں کہے تو کاموں کی تفصیل پوچھو۔ وہ یہ یہ کام کرنا بتائے گا۔ اگر اس کی کچھ کمی رہے تو اس کی بھی ہاں اس سے کرا لینی چاہیئے۔ تفصیل یہ ہے۔

۱۔ خبریں بتانا اور واقعات کی اطلاع دینا۔

۲۔ ایک شخص جس قدر وزن اٹھا سکتا ہے اس قدر وزن کی اشیاء قیمت سے لا دینا۔ بلا قیمت نہیں لا کر دے گا۔

۳۔ دور دراز سے بے موسم کی اشیاء لانا

۴۔ عورتوں اور بچوں کے دلوں میں محبت پیدا کرنا اور ان کو ورغلانا۔ محبت یا بغض کرا دینا

۵۔ پتھر یا غلاظت وغیرہ کسی کے گھر پھینکنا۔

۶۔ بلا قیمت اشیاء یا روپیہ پیسہ لانا اور پھر اندر میعاد واپس کرنا اس کے بعد کہے گا۔ کہ اتنا طعام تم روزانہ دو گے۔ تو کبھی یہ وعدہ نہ کرنا کہ پیٹ بھر کر دوں گا۔ بلکہ وہ ہی دو روٹی روزانہ دینے کا وعدہ کرنا۔ اور روزانہ تم کو دو روٹیاں دینی پڑیں گی۔ اگر پیٹ بھر کر دینے کا وعدہ کرو گے وہ تمہارا دیوالہ نکال دے گا۔ وہ کھانا کھانا بند نہ ہوگا۔ اور تم ہار جاؤ گے نیز جتنی مدت کے لیئے قبضہ میں لانا ہو وہ طے کر لو۔

ایک سال یا تین سال وغیرہ یا عمر بھر عموماً لوگ میعاد مقرر کر لیتے ہیں عمر بھر کے لئے نہیں کرتے اپنے حاضر ہونے کی ترکیب وہ بتائے گا۔ جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ ہمزاد ہر دم تنگ کرتا رہتا ہے۔ اور کام پوچھتا رہتا ہے یہ غلط ہے جب تم بلاؤ گے تب ہی حاضر ہوگا۔

جن اصحاب کا دل کمزور ہو وہ ہرگز ہرگز اس عمل کو کرنے کی نیت نہ کریں کیونکہ وہ اپنے دل کمزور ہونے کی وجہ سے مردہ کو دیکھ کر ڈر جائیں گے اور دل کی حرکت بند ہونے کا ڈر ہے جن لوگوں کی قوت ارادی مضبوط ہو۔ اور مزاج جلالی ہو وہ اس کو سرانجام دے سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۱۰۔ اُلٹی بسم اللہ

ماہ پھاگن یا جیٹھ یا اگہن جو ثابت کے ماہ ہوتے ہیں نوچندی جمعرات سے لے کر بارہ روز کا عمل ہے تیسرے دن ہمزاد سامنے آجاتا ہے چاہیئے کہ بستی کے باہر ایسی جگہ تلاش کرے جو بالکل تنہائی کی ہو۔ اور لب آب ہو۔ مغرب کی نماز وہیں ادا کرے رو بقبلہ ہو کر بارہ سو مرتبہ بسم اللہ معکوس جو یہ ہے۔ مِيحَرّ نِمَاحَرّ هِلاَّ مِسْبِ پڑھے۔ دوران خواندان گوشت قطعی چھوڑ دے مسور کی دال بھی نہ کھائے اور جو چاہے کھائے پڑھتے وقت اگربتی سلگا کر قریب رکھ لے۔ اور پڑھنے سے پہلے گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے گرد حصار کرے انشاء اللہ ہمزاد تابع ہوگا۔

تنبیہ:۔ تیسرے دن عمل کرنے کے دوران میں اگر ہمزاد حاضر نہ آوے تو پڑھنا ترک کر کے دوسرے مہینے میں عمل شروع کرے اکثر یہ ہوتا ہے کہ ہمزاد تیسرے روز سامنے آکر عامل کو پڑھتے وقت پڑھائی فراموش کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے چاہیئے کہ اس کی باتوں میں دھیان نہ لگا دے

آخری روز جب وہ حاضر ہوتا ہے تو خود شرائط کا اظہار کرتے ہوئے ایک بات کو کہدیتا ہے کہ میں یہ نہیں کروں گا۔ اس وقت بالکل عامل جواب دے کہ جو ہم حکم دیں وہ سب کچھ بلا استثناء تم کو کرنا پڑے گا۔ بالآخر وہ وعدہ کرتا ہے اور تابع ہو جاتا ہے کہ یہ کہدے کہ جب ہم تمہیں یاد کریں فوراً آنا اور ایک معیاد مقرر کرے اتنے سال تابع رہنا پڑے گا کام جو ہمزاد کرتا ہے وہ ہمزاد کی عملی قوت پر موقوف ہوتا ہے یہ غلط ہے ہمزاد کوئی بڑا کام نہیں کرتا وہ ہر کام جو شیطانی قوت پر دال ہوتا ہے کر سکتا ہے۔

عمل نمبر ۱۱ - شخصی

میری نظر سے بے شمار ہمزاد کے تابع کرنے کے عملیات گذر چکے ہیں مشکل بھی اور آسان بھی۔ اور میں خود ایسے اصحاب سے ملا ہوں جن کے پاس ہمزاد کا عمل ہے۔

میرا تجربہ یہ ہے جس میں قوت خیال مستحکم ہوگی وہ تسخیر ہمزاد میں کامیاب ہوگا بلکہ استحکام قوت خیال خود تسخیر ہمزاد کا سب سے بڑا عمل ہے اسی کلیہ کے ماتحت ایک خاص طریق تحریر کرتا ہوں ایک گھنٹہ روزانہ اس کی مشق کیا کرو سبق یہ ہے کہ بازار میں کسی دوکان پر بیٹھنا شروع کرو اور دو چار دوکانوں سے فاصلہ پر دوسری دوکان پر جو دوکاندار ہو۔ اس کی طرف اپنا خیال جماؤ کہ اس دوکاندار کو میرے پاس بھیجتے رہو۔ دوسرے سے بات کرنے کی ممانعت نہیں مگر زیادہ حصہ اسی خیال میں گذارو۔ کہ وہ دوکان دار میرے پاس آرہا ہے پھر وہاں سے اُٹھ جاؤ۔ رات کو بستر پر لیٹے لیٹے اس دوکاندار کو اپنے پاس آتا ہوا خیال کرو۔ چند یوم کی مشق میں آپ اس خیال کی سراپا تصویر بن جائیں گے۔ اور اب بے مقصد آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہونے لگے گا۔ کہ وہ دوکاندار اب بے مقصد آپ اور پر تو آپ اس خیال کی مجسم تصویر بن جائیں گے۔ اور دوسری طرف وہ دوکاندار بھی موثر ہو جائیگا اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ واقعی وہ دوکاندار آپ کے پاس آئے گا۔ جس دن وہ دوکان دار آپ کے پاس آجائے بس آپ جان لیں کہ ہم نے ہمزاد کو مسخر کر لیا اور مسمریزم کا بڑا حصہ بھی طے کر لیا اب آپ اپنے مستحکم خیالات کا خود ہی اندازہ کر لیں گے۔ کہ آپ کے خیالات کس قدر مؤثر ہو گئے ہیں۔ کسی جلسہ میں ہزاروں آدمی بیٹھے ہیں آپ کسی آدمی کی طرف خیال بھیجیں کہ یہ شخص رومال سے اپنی ناک صاف

کرے۔ چند منٹ آپ یہی خیال کرتے رہیں۔ آخر کار وہ آدمی رومال سے اپنی ناک صاف کرنے گا۔ اب آپ کے خیال میں اسی قدر اثر پیدا ہوگا۔ کہ جس شخص کی طرف جو خیال بھیجیں گے۔ وہ شخص وہ ہی کام کرنے لگے گا۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو آپ مکمل مسمرائزر ہیں۔ اور ہمزاد آپ کے تابع ہے ہمزاد تابع کرنے کی قسط دوم کوئی مشکل نہیں، وہ صرف ایک خاص خیال ہے اور چند کلمات کا پڑھنا ہے۔ جن کے مختلف عمل درج کئے گئے ہیں

عمل نمبر ۱۲ - شمسی

عروج ماہ میں ہفتہ یا اتوار کے دن سے اس عمل کو شروع کریں عمل ایسے میدان میں کریں جہاں آبادی دور تک نہ ہو بالکل ویرانہ ہو۔ اور ۲۰-۲۵ گز کے فاصلہ پر پیپل کا درخت ہو سورج چڑھنے پر جب تمہارے سر کا سایہ پاؤں سے تقریباً ۴ گز کے فاصلہ پر پڑنے لگے تو عمل شروع کرو۔ پڑھتے وقت منہ مغرب کی طرف ہو۔ اور ایک بوتل میں شراب بھر کر اپنی داہنی بغل میں دباؤ بوتل کا منہ کاگ سے مضبوط کر دو بوتل کا منہ درخت کی طرف ہو اب اپنی رگ گردن پر نظر جما کر کامل ایک گھنٹہ تک یہ اسم اعظم پڑھو۔ ضَنْهَهُ ذَاتِ الشَّيَاطِيْنِ کوئی تعداد مقرر نہیں ایک گھنٹہ تک پڑھو۔ ایک گھنٹہ کے بعد رگ گردن سے نظر اٹھا کر پیپل کو دیکھو۔ درخت کی چوٹی پر ایک بیڈول سایہ نظر آئے گا۔ اسی طرح روزانہ ۴۰ یوم یہ عمل کرتے رہو۔

وہ سایہ روز بروز تم سے قریب ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ نیچے اتر کر تمہارے سامنے آجائے گا اور یہ بعینہ تمہاری شکل ہوگا۔ بس یہی ہمزاد ہے۔ جب ہمزاد تمہارے سامنے کھڑا ہو۔ تو بوتل کی ڈاٹ کھول کر اس کے منہ سے لگادو۔ شراب پی جائے گا۔ اور بس تمہارا تابع ہے اس عمل کا یہ اثر ہے کہ اگر عامل کمزور طبیعت کا ہے تو خود ہی شراب پی لیتا ہے اس لئے دل کو سخت کرو اور خود شراب نہ پی لو عمل پڑھتے ہی نظر رگ گردن پر جماؤ۔ نکھاوٹ پر پلک مارنے میں کوئی نقصان نہیں۔

عمل نمبر ۱۳ - ماہتابی

جب چاند کی سات تاریخ ہو۔ تو کسی کھلے میدان میں جب کہ آسمان صاف ہو چاند کی

طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور اپنے سایہ پر تھوڑی دیر نگاہ جما کر رکھے پھر فوراً نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھے تو ویسا ہی سایہ آسمان پر نظر آئے گا۔ اس طرح آدھ گھنٹہ تک یا ایک گھنٹہ تک برابر کرے اور روزمرہ بلاناغہ وقت مقرر پر عمل کیا کرے۔ چند روز کے بعد وہ سایہ آسمان پر اچھی طرح نظر آنے لگے گا۔ پھر آنکھیں بند کر کے بھی خیال کرے گا۔ تو ہوبہو اپنی شکل نظر آیا کرے گی۔ چند ماہ کے تصور سے وہ غباری شکل روشن ہوتی جائے گی پھر صاف اور واضح ہو کر حاضر ہو گی اور تابعداری کے لئے گفتگو کرنے کے لئے بے قرار ہو گی۔

عمل نمبر ۱۴۔ مجرب عزیمت

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْاَرْوَاحِ بِحَقِّ حَضْرَتْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاؤدْ عَلَيْهِ السَّلَام اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا يَا قَوْمِ هَمْزَادْ حَاضِر شُو بِحَقِّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ایک شخص کا تجربہ یہ ہے کہ جلالی و جمالی پرہیز سے بند مکان میں ۳۱۲۵ مرتبہ روز پڑھ کر ایک چلہ میں سوا لاکھ پورا کرے ہمزاد حاضر ہو گا۔

دوسرے شخص کا تجربہ یہ ہے کہ ۳۸۲ مرتبہ روزانہ بعد نماز عشاء پڑھے۔ پس پشت چراغ جلائیں جس میں خوشبودار تیل ہو۔ ایک خالی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھے جب وہ حاضر ہو تو اس کو حکم دیں کہ وہ اس بوتل میں آ جائے۔ جب اس میں اتر جائے تو ڈاٹ لگا کر اس سے بلانے کی ترکیب دریافت کریں اور عہد و قسم کے طریقوں کو پورا کر لیں اس عمل کی میعاد مقرر نہیں۔ جب ہمزاد تابع ہو عمل ترک کر دے۔

عمل نمبر ۱۵۔ سفلی

کاغذ کے چار پرزوں پر یہ عبارت لکھا کرو۔ فرعون۔ قارون۔ شداد۔ ہامان۔ ابو ہم شیطان لکھ کر سوتے وقت ایک ایک پرزہ اپنی چارپائی کے پائے تلے رکھ دیا کرو۔ اور صبح ان پرچوں کو جلا دیا کرو پرزے لکھتے اور جلانے تک کسی سے بات نہ کیا کرو۔ چند روز میں سوتے میں ہمزاد سے باتیں ہونا شروع ہو جائیں گی۔ یہ ہمزاد ہر قسم کی خبریں دے گا۔ جب کسی بات کی خبر لینی ہو۔ تو ان ناموں کے ساتھ اپنا مطلب بھی لکھ کر چارپائی تلے رکھ دو۔ رات کو جواب مکمل ملے گا۔

عمل نمبر ۱۶

یہ عمل ۱۱ دن کا ہے بعد نماز عشاء غسل کر کے ۱۱ تسبیح کھڑے ہو کر اپنے پیچھے ایک چراغ جلا کر پڑھیں

یا ھتوم ھمزادی بِاِذْنِ اللہِ تعالیٰ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا۔

اور دن کو تین چار بجے باہر جنگل میں جا کر سایہ کی طرف نگاہ کر کے کھڑے ہو کر پھر بلا تعداد بغیر پلک جھپکائے پڑھیں پلک جھپکنے پر آئے تو نظر اٹھا کر آسمان کی طرف نظر کریں۔ ہمزاد کا تصور رکھیں اسی طرح آدھ گھنٹہ تک مشق کیا کریں۔ دن کو تعداد پڑھائی مقرر نہیں۔ ۱۲ دن میں حاضری ہو جائیگی

عمل نمبر ۱۷۔ ذاتی

اپنے نام کے اعداد نکال کر اتنی مرتبہ بڑا شیشہ سامنے رکھ کر اپنی شکل سے مخاطب ہو کر پڑھیں

اے فلاں (اپنا نام) ہمزادی اُحْضُرْ دَادُ مُسْتَخِر بِحَقِّ یَا بُدُّوحٌ آنکھ نہ جھپکیں۔ یا بہت کم جھپکیں۔ لہجہ ایسا ہو جیسے ایک ملازم کو حکم دے رہے ہیں تصور یہ ہو کہ یہ شیشے سے باہر آ کر میری اطاعت کرے گا۔ کمرہ بالکل علیحدہ ہو صرف عامل کے استعمال میں آئے پڑھتے وقت ایک روٹی پر ذرا سا گھی اور شکر رکھ لیں اور بعد عمل اس پر دم کر کے ایک ایسے چورستہ میں رکھ آیا کریں۔ جو عام گذرگاہ نہ ہو۔ جہاں سے بہت کم لوگ گذرتے ہوں یا نہ گذرتے ہوں روٹی رکھ کر آہستہ سے کہہ دیا کریں "اے ہمزاد یہ تم کھا لو"۔

اب واپس چلے آؤ۔ اور مڑ کر نہ دیکھو۔ ہر روز عمل رات کو ایک مقررہ وقت پر کرنا ہو گا اور روٹی صبح کاذب کے وقت رکھ آنی ہو گی۔ راستے میں کوئی بات کرے تو جواب نہ دیں۔ روٹی مانگے تو نہ دیں۔ ۲۲ دن پابندی سے عمل کریں ۲۳ ویں دن روٹی نہ پہنچائیں۔ اگر کوئی خواب میں یا تحریر سے یا زبانی کہے کہ آج روٹی کیوں نہیں بھیجی تو سمجھ لیں عمل کارآمد ہو گیا۔ یہ ہمزاد ہے ۲۴ ویں دن پھر روٹی پہنچانا شروع کر دیں۔ اگر ہمزاد زبانی کہے۔ تو کوئی بات نہ کریں۔ صرف اتنا کہہ دیں کہ اب روٹی برابر پہنچائی جائے گی۔ اگر خواب یا تحریر سے کہے تو پھر جواب کی کوئی ضرورت نہیں پس پشت چراغ جلا کر رکھو منہ قبلہ کی طرف ہو۔ ۴۰ دن کے اندر ہمزاد خود حاضر ہو جائے گا۔ اس وقت

عمل ختم کریں اور اس سے شرائط طے کر لیں بلا شرط طے کئے حصار سے باہر نہ نکلیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے عمل کیا چالیسویں دن ہمزاد حاضر ہوا اور کہا کہ میں اتنی دور سے آیا ہوں اور تو حصار سے باہر نہیں آتا۔ باہر آ کر مجھے روٹی دے اور بتا کہ میرے متعلق کیا کام ہے عامل اس کے پر یقین الفاظ سے حصار سے باہر آگیا تو ہمزاد نے اسے بہت مارا اور کہا تو مجھے تکلیف دیتا رہا ہے اب میں تجھے دیتا ہوں تاکہ آگے کو نہ رہے یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

یہ عمل دیہات میں اچھی طرح ہو سکتا ہے عمل کے دوران جو کچھ بھی ظاہر ہو یا کچھ نہ ہو تو کسی سے ذکر مت کرو۔ البتہ جس کسی عامل کی زیر ہدایت عمل کرنا چاہیں اس سے ذکر کر سکتے ہیں۔

عملیات ہمزاد قرآنی

قرآن حکیم میں ایسے مقامات ہیں جن کی دعوتوں سے ہمزاد مسخر ہو کر سامنے آجاتا ہے اس سلسلہ میں چند عمل پیش کئے جاتے ہیں ان عملیات میں شبہ کی گنجائش نہیں کیونکہ کلام پاک کی دو ملا کر ایک حتمی نتیجہ کامیابی کا لاتی ہیں یہ دونوں عمل میرے راز ہیں اور بہت کم لوگ ہیں جن کو اس حقیقت کا علم ہے۔

عمل نمبر ۱۸

سورۃ فرقان سپارہ ۱۹ آیت ۴۵ کو پڑھیں۔ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝

اس آیت پاک کے معانی پر غور کریں گے تو عمل کی تاثیر کا خود بخود علم ہو جائے گا ترجمہ یہ ہے کیا نہیں دیکھا تو نے طرف اپنے رب کی کیونکر سایہ کو پھیلایا ہے اور اگر چاہتا البتہ کر دیتا اس کو ٹھہرا ہوا اور پھر کیا ہم نے سورج کو اوپر اس کے نشانی پھر کھینچ لیا ہم نے اس کو اپنی طرف کھینچنا آہستہ آہستہ۔

اس عمل کو روزانہ ۱۲۵ بار پڑھئے۔ قمر در عقرب میں شروع کر دے اور ایک وقت مقرر کر کے روزانہ پڑھنا ہے مدت اس عمل کی ۴۱ روز ہے اس عمل میں پاک دامن زمین سے روئی لائیں

اور مندرجہ ذیل فتیلہ کے اوپر روئی لپیٹیں۔ اور چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر اپنی پشت جلائیں۔ اور سایہ کی گردن پر نظر رکھ کر عمل پڑھنا شروع کریں۔ ۴۱ روز بعد ہمزاد حاضر ہوگا فتیلہ یہ ہے۔

جبروت جبھارات یا ابلیس السماء والارض والنار والسقرالی یوم القیامۃ احضر احضر احضر یا ہمزاد بحرمت آدم یا عیسیٰ یا موسیٰ الصعا العوجا ابو جا

طـطـع طـطـع طـطـع

پاک دامن روئی سے مراد یہ ہے کہ جس کھیت میں کپاس ہو تو سب سے پہلے پھول توڑ کر لائے۔ اس سے پہلے اس کھیت میں سے کسی نے پھول نہ توڑے ہوں وقت سے پہلے روئی لا کر حفاظت سے رکھ چھوڑیں۔

نیز ۴۱ فتیلے پہلے ہی دن ہرن کی کھال پر لکھ کر رکھ لیں۔ اور شرائط سے عمل کریں۔

عمل نمبر ۱۹

سورہ یاسین میں وَنُفِخَ فِي الصُّورِ سے مُّحْضَرُونَ تک یاد کرے روزانہ ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ پانی میں کھڑا ہو کر پڑھے دن کا وقت ہو اپنا سایہ پانی میں نظر آتا ہو سایہ پر تصور کر کے ۴۱ دن تک پڑھے ہر سو بار پڑھنے کے بعد اللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فَتْحَ يُمْنِ اِتِّحَادَ یعتا ھمزو الآیات انشغنا یا قوم ھمزاد پڑھے۔

عمل نمبر ۲۰

قُلْ رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ۝ اس عمل کو تین سو اکتیس مرتبہ (۳۳۱) روزانہ رات کو اپنے سایہ پر نظر جما کر پڑھنا ہے خواہ بیٹھ کر پڑھیں یا کھڑے ہو کر اپنی پشت پر سرسوں کے تیل کا چراغ جلائیں۔ ۴۱ دن تک کریں اور ہمزاد کی تمام شرائط کے مطابق عمل پیرا ہوں ہمزاد کی حاضری ہو تو شرائط طے کریں۔

کاش البرنی